نمبر ۲ قادیان دارالامان مورخہ ۶ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء مطابق ذوالحجہ سنہ ۱۳۲۵ھ جلد ۱۲

قرآن مجید کی اشاعت

اے بخیر بخدمت قرآن کمر بہ بند
زان پیشتر کہ بانگ برآید فلان نماند

میں سالگذشتہ کے آخری نمبروں میں قرآن مجید کی اشاعت کی سوال کو تفصیل سے لکھ چکا ہوں۔ آج میں اس مژدہ راحت افزا کے سنانے کی توفیق پاتا ہوں کہ ایک حمایل شریف اور ایک قرآن مجید کے چھاپنے کا سامان اللہ تعالے نے محض اپنے فضل سے پیدا کر دیا ہے۔ منشی عبدالرشید صاحب مالک احمدی پریس میرٹھ نے اس سے پہلے ایک قرآن مجید چھاپا تھا اور حضرت حکیم الامۃ کا ترجمہ چھاپنے کا ان کو ازبس شوق تھا بلکہ میں سچ کہتا ہوں کہ اس شوق میں انہوں نے بہت کچھ نقصان بھی اٹھایا وہ صرف ایک سیپارہ بطور نمونہ چھاپ ہی چکے ہیں لیکن مطبع کا اجرا کام کو چاہتا ہے اور انہوں نے صرف مولوی صاحب کے ترجمہ کیخاطر مطبع کو جاری کیا تھا۔ اور حضرت مولوی صاحب ترجمہ کے متعلق بہت محتاط اور اخشی باللہ ہیں وہ جلد تر یا یکدم سارا ترجمہ دے نہ سکتے تھے اور منشی صاحب کو ایک ایک پارہ لیکر عرصہ تک منتظر رہنا نقصان دہ معلوم ہوتا تھا۔ اس لئے انہوں نے یہ پسند کیا کہ یہاں قادیان ہی میں قرآن مجید چھپ جاوے چنانچہ انہوں نے جو حمایل شریف لکھوانی شروع کی ہوئی تھی اور ۱۷ پارہ لکھے بھی جا چکے تھے وہ کل کاپیاں مجھے عنایت کر دی ہیں تاکہ میں اسکو چھاپوں۔ ان سترہ پاروں کا متن لکھا جا چکا ہے نوٹ اور ترجمہ باقی ہے۔ جو انشاء اللہ جلد تر لکھنا شروع ہو جائیگا۔ اور باقی حمایل منشی صاحب ممدوح جلد لکھوا کر بھیجنے کا وعدہ فرماتے ہیں اسطرح پر اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو اسی سال مبارک میں انوار احمدیہ مشین پریس کی چھپی ہوئی حمایل شریف اور قرآن مجید دونوں شایع ہو جائیں گے انشاء اللہ العزیز۔

خط کے متعلق مجھے کچھ کہنے کی حاجت نہیں وہ ایک اعلیٰ درجہ کے خوش قلم کاتب نے لکھی ہے جسکو دیکھکر ناظرین ازبس محظوظ ہوں گے۔ ترجمہ کے لئے انشاء اللہ العزیز یقین ہے کہ حضرت حکیم الامۃ ہی کا ہوگا اور ان کے ہی نوٹ ہونگے۔ اگر حاشیہ نے اجازت دی تو ریفرنس بھی دیا جائیگا ورنہ اسے دوسرے اڈیشن کے لئے ملتوی کر دینا پڑیگا۔ البتہ اس کے اول میں جو فہرست مضامین لگوائی جاویگی وہ نہایت محنت اور سعی سے طیار ہوگی۔ مجھکو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ ہے اور یقیناً وہ ایسے سامان بہم پہونچا دیگا کہ بہت جلد میں اس سعادت پر فخر کر سکونگا کہ ایک حمایل شریف چھاپنے کی مجھے توفیق ملی۔

کتابت کے کام کا جو اہم کام ہے یوں سہل ہو جانا اور چھپائی کی مشکلات کا مشین کے ذریعہ آسان ہو جانا بتاتا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کا ترجمہ قادیان سے نکلے جسپر ایک عالم کی آنکھیں لگ رہی ہیں۔ یہ کام اب روپیہ کا ہے کیونکہ کل قرآن مجید اور حمایل شریف کیلئے ایک ہی قسم کا کاغذ یکدم لے لینا ضروری ہے اور سارا دو ترجمہ اور نوٹوں کیلئے ایک خوشخط کاتب بکار ہے اور ایسا ہی ۱۰ پتھر مطلوب ہونگے جنپر یہ حمایل لگی رہے ان مقاصد کے لئے سات ہزار روپیہ مطلوب ہے الحکم کے کل ناظرین اگر دو دو حمایلوں کا ہدیہ سردست بھیج دینے کی ہمت کریں تو آٹھ ہزار سے زاید جمع ہو سکتا ہے۔ اور یہ تمام کام باحسن وجوہ پورے ہو سکتے ہیں حمایل کا ہدیہ للعہ فی جلد ہوگا۔ ان لوگوں کے لئے جو پیشگی دیدیں ورنہ بعد میں صہ ر فی ایک جلد ہدیہ ہوگی اور قرآن مجید جسپر خود یادداشتیں لکھنے کے لئے بڑا حاشیہ سفید چھوڑا جاویگا سات روپیہ فی جلد ہدیہ ہوگا۔ اب سرپرستان الحکم اور احمدی برادران کی ہمت اور شوق کا اندازہ کرنا ہے کہ وہ اس کام میں مجھے کہانتک مدد دینے پر آمادہ ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ قرآن کریم کی محبت اور حضرت حکیم الامۃ کے ترجمہ کی عالمگیر کشش قلوب کو ہلا دیگی اور بہت جلد درخواستیں آنے لگیں گی جب دو ہزار روپیہ کی درخواستیں آجائینگی تو کام شروع کر دیا جائیگا۔ میری طرف سے اسمیں کوئی توقف اور ہرج نہیں اب اگر کوئی ہرج ہوگا اور توقف ہوگا تو اس کے لئے ناظرین الحکم ذمہ وار ہونگے۔ مبارک ہوگا وہ شخص جو اس کام میں سب سے بڑھکر مدد دیگا اور اس مبارک تحریک میں سب سے اول قدم رکھیگا۔ کیونکہ وہ الدال علی الخیر کفاعلہ کا مصداق ہوگا اے اللہ تو خود دلوں میں القا کر اور توفیق بخش کہ تیرے کلام پاک کی اشاعت کے لئے ہمیں موقع ملے اور اس کے سامان بہم پہونچ جاویں۔ میں نے تو صرف دو دو درخواستوں کیلئے اشارہ کیا ہے لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے بعض مخلص مہربان دس دس جلدوں تک کے لینے والے بھی نکل آئیں گے۔ بہرحال یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے فضل پر موقوف ہے۔

تاہم کچھہ کرتے ہین رہگئے سیال والے میان محمددین صاحب سووہ بیچارے چپ چاپ آدمی ہین۔ پر ہین قابل تقلید۔ کاش! اپنے سینکڑون عالم مریدین کو خانقاہون کا بھی حال سن لیجئے مراد آباد مین صابریہ سلسلہ کے صوفی بڑے لحیم شحیم پیر ہین کہتے ہین لاکھون روپیہ جمع ہے۔ اور ہوتا جاتا ہے مگر نہ دین کے لئے نہ دنیا کے لئے بلکہ اپنا جی خوش کرنے کیلئے۔

بریلی مین نظامیہ سلسلہ کے پیر ننھے میان صاحب ہین۔ جو حقیقت مین علوم ظاہر و باطن مین لاثانی ہین۔ مگر نام کا اثر کبھی ظاہر ہو جاتا ہے۔ تو سیر و شکار مین اوقات بسری ہوتی ہے۔

سلون مین بھی نظامیہ خاندان کی مشہور خانقاہ ہے۔ اور دستور زمانہ کے موافق مقدمہ بازی کی بلا مین سب گرفتار ہین۔

اورنگ آباد دکن مین نظامیون کی مشہور خانقاہ ہے ہزار ہا روپے کی جاگیر ہے۔ مگر خانقاہ مین خاک اڑتی ہے۔ مسجد مین کتے لوٹتے ہین۔ اور غلیظ کرتے ہین۔ خاص درگاہ کے پردون کو دیکھو تو نفرت آئیگی۔ مگر پیرزادہ صاحب کی رنڈی کی قبر پر نہایت مکلف ساز سامان ہین۔ اور محض اس لئے کہ رنڈی نے شاہ صاحب کی دلداری کی تھی۔ درگاہ مسجد سے کیا فائدہ اُن کو پہنچا جو ان کی خدمت کرتے۔ صرف اتنا احسان ہے کہ اس کے طفیل چند ہزار روپے سالانہ مل جاتے ہین۔

انہی حضرت کا ذکر ہے کہ ایک بار پنجاب مین تشریف لیگئے رنڈیان ہمراہ تھین۔ مریدون کو حکم ہوا کہ ان کی ڈولیان خود کندھون پر اُٹھاؤ۔ بیچارے عقیدت کے مارے مرید حکم بجالائے اور پیر جی نے رنڈیون کو اپنی عظمت کا اثر دکھایا۔

جب ہمارے پیرون کو یہ عیش نصیب ہین۔ تو ان کو کیا پروا ہے۔ کہ مسلمانون کی ڈوبتی ناؤ کا اندیشہ کرین۔ اے غریب آفت کے ستائے ہوئے مسلمانو! صبر کرو۔ خدا کے قہر کی بجلی ان بدنام کنندہ ہستیون کو عنقریب فنا کرنے والی ہے اور انکے بدلے رحمت خاص کا ظہور ہونیوالا ہے۔

خدائے برحق کو حاضر و ناظر سمجھکر اور حضور سرور کائنات کی روح کو صاحب ادراک مان کر محض سچے دل سے یہ نامہ لکھا گیا ہے۔ اگر ناحق کے حمایتی حق کا مقابلہ کرین گے۔ تو سوائے خدا کے ان کو کوئی جواب نہ دیگا۔ اس لئے بجائے اس سر دردی کے مناسب یہ ہے۔ کہ یہ مشایخ اپنے حالات کی اصلاح کرین۔ اور دیکھین کہ ان کے بزرگون نے جو دولت سینکڑون برس کی محنت سے اسلام کے خزانے مین جمع کی تھی۔ آج غیر اس کو لوٹ رہے ہین۔

فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہبان!
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے۔

راقم عبداللہ بن مسلم

دار الامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت حجتہ اللہ مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے فضل اور تائید سے ایک لطیف تصنیف کے کام مین مصروف ہین جو ۴۶ صفحہ تک پریس مین جا چکی ہے امید کی جاتی ہے۔ کہ یہ کتاب اٹھہ جزو کی ہو۔ اور بطور تتمہ لیکچر لاہور شایع ہو۔

۲۔ بزرگان ملت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے خدمت دین مین مصروف ہین۔ فاضل امروہی نے ایک عجیب اور ضروری رسالہ ان دنون لکھا ہے۔ جس مین اس خطرناک غلطی کی اصلاح کی ہے جو بدقسمتی سے علماء ہود کی مہربانی سے پھیل گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ معاذ اللہ مس شیطان سے بجز **ابن مریم** کے کوئی باقی نہین رہا۔ یہ ایسی رنجدہ اور دل آزار غلطی ہے کہ جسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام استبارون کی سخت توہین کی ہے۔ یہ رسالہ ۴۶ صفحہ تک چھپ گیا ہے۔

۳۔ موسم سخت خشک جا رہا ہے۔ امساک بارش کیوجہ سے قحط سالی کا نمایان اثر ہو رہا ہے۔ گرانی سے غربا تو ایک طرف متوسط الحال بھی سخت پریشان ہین۔ اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرماوے۔ گرانی کے ساتھہ یہان کمیابی اور بھی وبال جان ہو رہی ہے **بنئے بقال** جس طرح چاہتے ہین بیچتے ہین۔ ضلع گورداسپورہ کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے بٹالہ مین قحط زدگان کی امداد کیلئے ایک جلسہ کیا اور کچھہ چندہ بھی وصول فرمایا ہے۔ حکام کی اس قسم کی توجہ رعایا کے لئے تسلی اور اطمینان کا ایک ذریعہ ہوتی ہے۔

۴۔ منشی محمد **امیر خان** جو راجپورہ کی ایجنسی مین ملازم تھے اور حضرت کے ایک مخلص خادم تھے۔ بیمار ہو کر دار الامان مین آگئے تھے۔ ۵ رجنوری ۱۹۰۸ء کو انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک رشید کم گو احمدی تھا۔ الحکم جب سے جاری ہوا ہے۔ اسی دن سے وہ اس کے خریدار تھے۔ مقبرہ بہشتی مین جگہ پائی۔ مرحوم نے ایک لڑکی اور ایک لڑکا اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ آخر مین دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے مدارج کو ترقی دے اور ان کی بیوہ اور بچون پر اپنا فضل کرے۔ آمین

حضرات! دعا

منشی غلام رسول صاحب سب انسپکٹر باگھا پورانہ کا لڑکا غلام حیدر بعارضہ چیچک بیمار ہے۔ احباب لڑکے کی صحت کے لئے دعا فرما دین۔

متفرق خبرین

کلکتہ مین جمعہ کے روز ایک خاص اجلاس اہل ہند کے قحط فنڈ کے ٹرسٹیون کا کیا چاہتے ہین۔ یہ فنڈ سرکار حضور مہاراجہ جے پور کی خاص فیاضی سے قایم ہے جو قریب ۲۴ لاکھہ روپیہ اس فنڈ مین وقف کئے ہوئے ہین اور دیگر صاحبان کیطرف سے بھی معقول رقوم جمع ہین۔ کمیٹی مذکور مین قرار دیگی۔ کہ اس فنڈ سے کتنی رقم قحط زدگان کی امداد مین صرف کیجائے۔ فی الحال قریب ۲۴ ہزار آدمی خیراتی کامون پر پرورش پا رہے ہین۔

کشمیر کے پڑاؤ اوڑی سے خبر آئی ہے۔ سوموار کی رات کو برف باری ہوئی۔ اور تمام آس پاس کے پربت برفون سے سفید نظر آتے ہین۔ اسی بارش کے بادل لاہور اور راولپنڈی مین بھی نظر آتے ہین لیکن یہان کی بارش بدستور خشک و خام چلی آتی ہے پیغام مذکور سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ رستہ کی سڑک بہت خراب اور مرمت طلب ہو رہی ہے بعض جگہہ حالت خطرناک ہے۔ اور کئی ٹانگے راہ چلتے ہوئے ٹوٹ گئے ہین۔

مسٹر ایچ پی برٹ صاحب جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے نئے مینیجر ہین ولایت سے تشریف لائے ہین۔ اور لاہور مین اپنے عہدہ کا چارج حاصل کیا ہے۔ آپ کی قابلیت اور نیک مزاجی کی شہرت ہے لیکن لازم ہے کہ سب سے پہلے حادثات کا انتظام کیا جائے۔ اسکی نہایت سخت ضرورت ہے۔

شملہ کے اخبار نیوز آف انڈیا پر پادری ایم سٹوارٹ نے ازالہ حیثیت عرفی کی نالش دائر کی ہے اور یہان کے مجسٹریٹ صاحب بہادر نے ۱۰ رجنوری کو پیشی قرار دی ہے۔ عرضی دعوی سے ظاہر ہے کہ اخبار مذکور نے ایک مضمون مین پادری صاحب کے خلاف بہت سخت باتین لکھی ہین۔ کہ وہ اپنے ملک اور بادشاہ کے حق مین بیوفا اور دغاباز نکلے۔ یہ انپر جعلسازی الزام لگایا ہے اور ان کو مشہور تاریخی لعین کا ہمپلہ قرار دیا ہے۔ یہ مخالفانہ باتین اور جلسہ کی کیفیت کے سلسلے مین لکھی ہین۔ جو مسٹر کیر ہارڈی کی شان مین کیا گیا تھا اور جسمین نہایت شورش وقوع مین آئی اور مسٹر ہارڈی صاحب نے مسئولیت سے انکار کر دیا تھا۔ پادری موصوف اخبار مذکور کے اتہامون کے متعلق عدالت سے انصاف چاہا ہے۔ اور بڑے شوق سے منتظر ہین کہ مقدمہ کا نتیجہ کیا ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

شکریہ

منشی عبدالرشید صاحب تاجر میرٹھ نے حسب ذیل کتب مفت بکڈپو مینی صدر انجمن احمدیہ کو کتب خانہ مین عنایت فرمائین ہین۔ جزاہ اللہ احسن الجزا ہم تہ دل سے انکا شکریہ انجمن اور تمام احمدی جماعت کے طرف سے کرتے ہین اور امید کرتے ہین کہ دیگر صاحبان جنکو خدا نے ایسا موقعہ دیا ہو۔ اسی طرح پر انجمن کی مدد کرنے سے دریغ نہ فرمادین گے۔ فہرست کتب معہ تعداد کتب حسب ذیل ہے

عروۃ امام ۳۴۳ ـ مجموعات خطبات و مکتوبات محمدیہ ۳۳۶ ـ برکات الدعا ـ منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان ۲۲۶

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ۔ سید ہو ریشے دار کشمیر کی لکڑی کے ۱ بینڈل کاک کین اور دو ربڑ کے بنے ہوئے نہایت پایدار ہے قیمت مے روپیہ۔ کرکٹ بیٹ سید ہو ریشے دار کشمیر کی لکڑی ۲ کین بینڈل دو ربڑ کے پیچ کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوئم کی ہو گی۔ بینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہو گا۔ کرکٹ بیٹ آل کین لکڑی چیدہ مضبوط اور پایدار پرکٹس کے لئے ۱۲/۔ کرکٹ بیٹ معمولی پرکٹس کے لئے عہ۔

بچوں کے کرکٹ سٹ ۱۲ سے ۱۴ برس کے واسطے وہ سٹ ایک سٹ ٹرکس
ایک بال لکڑی کا فی بکس فی سٹ
۱۰ و ۱۱ سٹ ایک سٹ وکٹس ایک بال فی بکس

فٹ بال عمدہ کاؤ ہائڈ پایدار اور مضبوط بلیڈر نہایت پایدار نمبر ۶

بچوں کے لئے فٹ بال نمبر ۴ معہ بلیڈر

کرکٹ بال گسٹ سون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے
دھاگے کے پیچ
پرکٹس

کرکٹ ویلس فی کاپی

المشتہر نظام الدین مستری آگھی شہر سیالکوٹ

سارٹیفکیٹ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سال از قسم پرکٹس بیٹ پرکٹس وکٹ۔ فٹ بال وغیرہ پہنچا ہر طرح سے قابل تعریف پایا۔ میرا خیال ہے ولایت کے سامان کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور قیمت میں اس سے بہت کم ہیں اس کو کم خرچ بالانشین کا مصداق پاتا ہوں۔ نیازمند حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سجانپور ٹیرہ ضلع کانگڑہ ۲۰/۱۰/۰۸

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۲۵ من سیر پختہ ہوتا ہے قیمت

درجہ اول فی من پختہ مبلغ عہ روپیہ
اور دوم مبلغ ہے مبلغ ۱ عہ
بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد بیرنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان غلام حسین و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

آپ خود انصاف کریں

کہ کون سی بات بہتر ہے؟ تجربہ کرنا یا کلکتہ کے ایک مشہور طبیب کے تجربہ سے فائدہ حاصل کرنا تجربہ نئی بات کو معلوم کرنے کو کہتے ہیں جو چیز جیسی ظاہر کی جائے ویسی ہی ثابت بھی ہونی چاہیئے اور آپ کے ذاتی تجربہ میں اگر وہ مفید یا ایسی ثابت نہ ہو جیسی کہ ظاہر کی جاتی ہے تو ضرور مشکوک ہو گی ایک اجنبی شخص کا تعریف کرنا تسلی بخش ثبوت نہیں ہوتا اس لئے اپنے ملک اور وطن کے لوگوں کی پسندیدگی ہی ڈون کی درد پشت اور گردے کی گولیوں (ڈونس بیک ایک کڈنی پلس) کی ہر بوتل کے لئے بڑی سفارش ہے یہ بیان ڈاکٹر اے۔ ڈی۔ راے۔ ایل۔ ایم۔ ایس طبیبوں اور جراحوں کے مدرسہ کے علم نباتات اور امراض چشم کے معلم (ایسٹ اینڈ میڈیکل ہال ۱۵-۱۳ بالو بازار اسٹریٹ کے طبیب) کہتے ہیں میں نے ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈونس بیک ایک کڈنی پلس) درد پشت میں اور خاص کر مستورات کی بیماریوں میں جہاں کہ درد پشت بھی موجود تھا استعمال کرائی ہیں اور ان کو میں نے بہت مفید پایا ہے مستورات کی بہت سی بیماریاں گردوں اور پیشاب کے اعضاء کے خراب ہو جانے سے ہوتی ہیں اور ایسی حالت میں یہ گولیاں بہت جلد شفا دیتی ہیں۔ ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈونس بیک ایک کڈنی پلس) گردوں کے لئے مجرب دوا ہیں اور گردوں کو زہریلے مادوں کے نکالنے میں بے انتہا مدد کرتی ہیں جن کی وجہ سے مردوں اور عورتوں کو بےخوابی پٹھوں کے امراض درد پشت۔ وجع مفاصل اور پیشاب کی شکایتیں ہوتی ہیں۔ خون صاف کرنے میں بھی مدد دیتی ہیں۔ تمام دوا فروشوں کی دوکانوں پر یا براہ راست ڈون کی ادویہ پوسٹ آفس بکس نمبر ۲۰ بمبئی کے پتہ سے ملتی ہیں قیمت فی شیشی دو روپیہ یا چھ شیشیوں کے ۱۰ عہ اگر آپ اپنی فرمایش کے ساتھ اس اشتہار کو معہ نام اخبار جس میں یہ چھپا تھا بھیجینگے تو آپ کی فرمایش کی تعمیل بغیر ویلیو پی ایبل خرچ لینے کے کی جائے گی۔

ڈون کا مرہم (ڈونس اینٹ منٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً گم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت تو ایک ہی ڈبیا چھاجن بواسیر (باہر نکلی ہوئی یا خونی) سرخ بادہ۔ کھر جوا۔ کیڑے۔ چنبل۔ داد۔ اور جلد کی سب طرح کی سوزش۔ نکین۔ تنبور اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی حالت میں بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے۔ تمام دوکانداروں کے پاس۔ قیمت دو روپیہ فی ڈبیا۔

لاکھوں روپیہ کمانے کا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے

ہیں تو حکیم نور محمد پیرو پرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگا کر فروخت کریں جس کے کمیشن و منافع سے آپ مالامال ہو سکتے ہیں۔ اس تریاق بےنظیر و سریع الاثر۔ مجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالیٰ بطور حفظ ما تقدم استعمال کرنے سے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے اور اگر مبتلائے طاعون کے کانوں میں بخار شروع ہوتے ہی اس کے چند قطرات ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کیجائے تو سردرد و بخار چند منٹ میں دور اور سرسام و گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں جلد صحت و سرور حاصل ہو گا۔ تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور ان کے لئے جن کو بےہوشی یا بندش گلو کے باعث دوا حلق سے اترنا محال ہو جاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے تعمیم افادہ کے لئے بشرط حلفی اقرار عدم ادائے فیس اس کا تیار کرنا بھی سکھا دیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ مگر ان اشخاص سے جو ایجنٹ ہو کے یا سیکھنے کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں نصف قیمت (نوٹ) جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نمونہ اخبار زر اجرت سے مطلع فرمائیں۔

المشتہر

فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون مقام موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگاؤ بھلا اس میں کچھ بھی دھوکا ہے۔ قوائے تناسلیہ کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت کی ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کے لئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جسکے چند ہی استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسلیہ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً رفع ہونگے اور ہر قسم کی باہیہ شکایت کے لئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ ماریں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگائے پھر پسند ہو طلب فرمائیں۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ عمہ

طلا طلسمی - پیرانہ سال کے آثار اور جوانی کی بےاعتدالیاں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں وہ ہمارے اس طلاء طلسمی سے فایدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس کو مفید پائیں گے منگوانے سے پہلے

فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

ست بچن ۱۰؎ ۔ آریہ دہرم ۔ آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت از بام کر دیا ہے ۔ خصوصیت کیساتھ جوابدیا ہے جو وہ اسلام پر کرتے ہیں قیمت ۸؎ نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے قیمت ۴؎ ۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب قیمت ۲؎ نور القرآن حصہ دوم ۔ عیسائیوں کا عجیب رد قیمت ۸؎ ۔ فیصلہ آسمانی قیمت ۲؎ ایڈیٹر الحکم کی تالیفات ۔ تفسیر القرآن پارہ اول ۔ یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے غیر معمولی طور پر پسند فرمائی ہے قیمت فی پارہ (۱؎ ۸؎) سلک مروارید حصہ اول ۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو مستورات کی اصلاح کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے موافق ناول کے طور پر لکھا ہے قیمت ۸؎ ۔ حصہ دوم ۸؎ حضرت اقدس کی پرانی تحریریں ۲؎ ۔ برہان الحق قیمت ۳؎ ۔ محامد المسیح قیمت ۳؎ خطبات کریمیہ قیمت ۸؎ ۔ تفسیر سورہ تبت قیمت ۳؎ ۔ نمونہ قرآن مجید ۲؎

المشتہر

منیجر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

حقیقت نماز شائع ہو گئی

کتاب حقیقت نماز جس میں خدا کے فضل سے نماز کی حقیقت کو بڑی تفصیل سے لکھا گیا ہے ۔ شائع ہو چکی ہے اس کتاب کا پڑھنا ہر ایک پر ضروری ہے نماز کے کل مسایل کو بڑی وضاحت سے بیان کرنے کے علاوہ حضرت اقدس کے کل دعاوی پر ضمناً بحث کی ہے اور جیسا کہ اس سے قبل ایک مکمل فہرست الحکم مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۷ء میں بطور ضمیمہ شائع کر چکا ہوں آخری پارے کی چند سورتوں کی تفسیر بھی درج کی گئی ہے کتاب کی قیمت بلحاظ اس کی خوبیوں کے کم ہے یعنی معہ محصولڈاک ۱۲؎ اور علاوہ محصول صرف ایک روپیہ درخواست ذیل کے پتہ پر آنی چاہیئے ۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان دارالامان

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سالانہ جلسہ پر حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر بے نظیر

مورخہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۰۷ء بروز جمعہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور پوشیدہ سے پوشیدہ اور نہان در نہان گناہون کو جانتا ہے۔ یاد رکھو صرف زبانی باتون سے کچھ نہیں ہوتا جب تک عملی حالت درست نہ ہو۔ جو شخص حقیقی طور پر خدا کو ہی اپنا رب اور مالک یوم الدین سمجھتا ہے۔ ممکن ہی نہیں کہ وہ چوری بدکاری قمار بازی یا دیگر افعال شنیعہ کا مرتکب ہو سکے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ یہ سب چیزین ہلاک کر دینے والی ہیں۔ اور ان پر عمل درآمد کرنا خدا تعالےٰ کے حکم کی صریح نافرمانی ہے۔

عملی حالت

غرض انسان جبتک عملی طور پر ثابت نہ کر دیوے کہ وہ حقیقت مین خدا پر سچا اور پکا ایمان رکھتا ہے۔ تب تک وہ فیوض اور برکات حاصل نہین ہو سکتے۔ جو مقربون کو ملا کرتے ہین۔

مومن کا فرض

وہ فیوض جو مقربان الٰہی اور اہل اللہ پر ہوتے ہین۔ وہ صرف اسی واسطے ہوتی ہین کہ ان کی ایمانی اور عملی حالتین نہایت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہین۔ اور انہون نے خدا تعالیٰ کو ہر ایک چیز پر مقدم کیا ہوا ہوتا ہے۔

زبانی باتین کچھہ چیز نہین

سمجھنا چاہئے کہ اسلام صرف اتنی بات کا ہی نام نہیں ہے کہ انسان زبانی طور پر ورد وظایف اور ذکر اذکار کرتا رہے بلکہ عملی طور پر اپنے آپ کو اس حد تک پہنچانا چاہئے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تائید اور نصرت شامل حال ہونے لگے اور انعام و اکرام وارد ہون جس قدر انبیا اولیا گذرے ہین ان کی عملی حالتین نہایت پاک صاف تہین اور ان کی راستبازی اور دیانتداری اعلیٰ پایہ کی تہی۔ اور یہی نہین کہ جیسے یہ لوگ احکام الٰہی بجالاتے ہین۔ اور روزے رکھتے اور زکوٰتین ادا کرتے ہین اور نمازون مین رکوع سجود کرتے اور سورہ فاتحہ پڑھتے ہین۔ وہ بہی پڑہتے تھے اور احکام الٰہی بجالاتے ہین۔ بلکہ ان کی نظر مین تو سب کچھہ مردہ معلوم ہوتا تہا۔ اور ان کے وجودون پر ایک قسم کی موت طاری ہو گئی تہی۔ ان کی آنکھون کے سامنے تو ایک خدا کا وجود ہی رہ گیا تہا۔ اسی کو ہی وہ اپنا کارساز اور حقیقی رب یقین کرتے تہے۔ اسی سے ان کا حقیقی تعلق تہا۔ اور اسی کے عشق مین وہ ہر وقت محو اور گداز رہتے تھے جب

خدا کی نصرت

ایسی حالت ہو تو قدیم سے یہ سنت اللہ ہے کہ ایسے شخص کی خدا تعالےٰ تائید اور نصرت کرتا ہے اور غیبی طور پر اسے مدد دیتا ہے۔ اور ہر ایک میدان مین اسے فتح نصیب کرتا ہے۔ دیکھو مذہب اسلام مین ہزارون اولیا گذرے ہین ہر ایک ملک مین ایسے چار پانچ تو ضرور ہی ہوتے ہین جن کو اس وقت تک لوگ بڑی عزت سے یاد کرتے ہین

اولیاء اللہ

اور ان کے مجاہدات اور کرامات کا عجیب عجیب طرح سے تذکرہ کرتے ہین۔ اور دہلی کا تو ایک بڑا میدان اسی قسم کے بزرگون سے بہرا پڑا ہے غرض سوچنا چاہیئے کہ اگر ایک انسان ایک ڈاکو اور چور سے دلی محبت رکھے تو اگر وہ چور زیادہ احسان نہ کرے گا تو اتنا ضرور کرے گا۔ کہ اس کی چوری نہ کریگا۔ تو اب سمجھنا چاہیئے کہ جب محبت کرنے سے چورون اور ڈاکوؤن سے بہی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ تو کیا خدا سے فائدہ نہین ہوتا۔ ہوتا ہے اور ضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا تو بڑا رحیم کریم اور بڑے فضلون اور احسانون والا ہے۔ جو لوگ کرمون اور آواگون اور جونون کی راہ لئے بیٹھے ہین۔ ہمین یقین ہے کہ ان کو اس راہ کا خیال تک بہی

خدا کی دوستی

نہین جب محبت کے ثمرات اسی دنیا مین پائے جاتے ہین اور جبکہ ایک شخص کو دوسرے سے سچی اور خالص محبت ہوتی ہے۔ تو وہ اس سے کوئی فرق نہین کرتا۔ تو کیا خدا ہی ایسا ہے۔ کہ جس کی دوستی کسی کام نہین آتی۔ وہ لوگ قابل الزام ہین جو خدا کو شرمناک الزامون سے یاد کرتے ہین۔ مثلاً ہندوؤن آریون مین دائمی مکتی نہین۔ وہ کہتے ہین کہ مکتی خانہ مین داخل کرتے وقت ایک گناہ پرمیشر باقی رکھہ لیتا ہے۔ اور پھر ایک وقت کے بعد اس ایک گناہ کے عوض مین ان رشیون منیون اور مکتی یافتون کو گدہون بندرون اور سورون وغیرہ کی جونون مین بہیجتا ہے۔ مگر اس پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر پرمیشر ان مقدسون پر ناراض تہا اور جان بوجھہ کر ان کو مکتی خانہ سے باہر نکالنا چاہتا تہا۔ تو پہر پہلے ہی ان کو مکتی خانہ مین کیون داخل کیا؟ آخر ان پر راضی

رضا اور گناہ

ہی ہوا ہوگا تو داخل کیا تہا یہ تو نہین کہ اندہا دہند ہی مکتی خانہ مین دہکیل دیا تہا۔ لیکن رضا اور گناہ اکٹھے نہین رہ سکتے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پرمیشر ان پر پہلے ہی راضی نہین ہوا تہا۔ اور اگر راضی تہا تو ماننا پڑیگا کہ اس کو ان کے گناہون کی خبر نہ تہی۔ کیونکہ جب اسے خبر ہوئی تہی تب تو اس نے ان کو مکتی خانہ سے باہر نکال دیا تہا لیکن بعض آریہ اس کا یہ جواب دیا کرتے ہین کہ ان کو مکتی خانے سے اس واسطے نکالا گیا تہا۔ کہ ان کے عمل محدود تہے اور چونکہ عمل محدود تہے۔ اس لئے ان کا پہل بہی محدود ہونا چاہئے۔ لیکن ان کو اتنی خبر نہین کہ ان بیچارون نے جو پرمیشر کی راہ مین ایسی ایسی سختیان جہیلین تہین اور اپنا ہر ایک ذرہ اسکی راہ مین قربان کر دیا تہا۔ تو وہ اسواسطے نہین تہا کہ چند دن تک تو ہمین مکتی خانہ کی سیر کرالو۔ اور اس کے بعد جس گندی سے گندی جون مین چاہو بہیجدو۔ ان کی تو نیتون کو دیکھنا چاہیئے اگر

انما الاعمال بالنیات

ان کی نیتین صرف اسی قدر ہتین کہ دو چار برس پرمیشر سے محبت کر کے پہر چہوڑ دین گے تب تو ایک بات ہے۔ ورنہ انما الاعمال بالنیات ان مکتی یافتون کا کیا قصور یہ تو پرمیشر کا قصور ہے کہ ان کو مار دیا کیونکہ اگر وہ زندہ رہتے۔ تو پرمیشر کی محبت کو کبہی نہ چہوڑتے۔ انہون نے تو صرف اسی واسطے پرمیشر کی راہ مین مصایب شدائد برداشت کئے تہے۔ کہ جب تک ہم رہین گے پرمیشر کے ہو کر رہین گے۔ ان کو پرمیشر کی بے وفائی کا تو خیال نہ تہا۔ ایک شخص کسی سے بہت محبت رکھتا ہے اور آگے پیچہے اسی کی محبت کے گن گاتا پہرتا ہے۔ اگر وہ مر جائے تو کیا ہم کہہ سکتے ہین کہ وہ دشمنی بہی ساتھہ لے گیا ہے! اور پہر اسبات کو بہی سمجھنا چاہیئے کہ مکتی خانہ سے باہر نکالنے کی لئے جو گناہ پرمیشر نے ان کے ذمہ رکھے ہوئے

مرد اور عورت

ہونگے وہ بہر صورت ایک ہی قسم کے ہونگے۔ یہ تو جائز نہین کہ کسی کو کسی گناہ سے باہر نکالدیا جاوے اور کسی کو کسی گناہ کے سبب سے۔ لیکن یہ کیسا انصاف ہے کہ باہر نکالتے وقت باوجود ایک ہی قسم کے گناہ ہونے کے کسی کو مرد اور کسی کو عورت اور کسی کو گدہا اور کسی کو بندر بنا دیا۔

غرض قصہ کوتاہ اللہ تعالےٰ نے الحمد شریف مین اپنی صفات کاملہ کا بیان کر کے اُن تمام مذاہب باطلہ کا رد کیا ہے۔ جو عام طور پر دنیا مین پہیلے ہوئے ہین۔ یہ سورہ جو ام الکتاب

ام الکتاب

کہلاتی ہے اسی واسطے پانچون وقت ہر نماز کی ہر رکعت مین پڑہی جاتی ہے کہ اس مین مذہب اسلام کی تعلیم موجود ہے۔ اور قرآن مجید کا ایک قسم کا خلاصہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی چار صفات بیان کر کے

عیسائیون کا خداوند

ایک نظارہ دکھانا چاہا ہے اور بتایا ہے کہ اسلام نہایت ہی سچا مذہب ہے۔ جو اس خدا کی طرف رہبری کرتا ہے جو نہ تو عیسائیون کے خدا کی طرح کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور نہ ہی وہ ایسا ہے۔ کہ آریون کے پرمیشر کی طرح مکتی دینے پر ہی قادر نہ ہو۔ اور جہوٹے طور پر کہدیتا ہے کہ عمل محدود ہین حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ اس مین نجات دینے کی طاقت ہی نہین کیونکہ روحین تو اسکی بنائی ہوئی نہین۔ جیسے وہ آپ

آریون کا پرمیشر

خود بخود ہے ویسے ہی ارواح بہی خود بخود ہین۔ یہ تو ہو ہی نہین سکتا کہ وہ اور روحین پیدا کرے اس لئے یہ سوچ کر کہ اگر ہمیشہ کے لئے کسی روح کو مکتی دیجاوے تو آہستہ آہستہ وہ وقت آجاوے گا کہ تمام روحین مکتی یافتہ ہو کر میرے قبضہ سے نکل جائیں گی جس سے میرا تمام بنا بنایا کارخانہ درہم برہم ہو جائے گا۔ اس لئے وہ بہانہ کے طور پر ایک گناہ ان

مسلمانون کا قدوس اور قادر خدا

کو ذمہ رکھہ لیتا ہے اور اس دور کو چلائے جاتا ہے لیکن اسلام کا خدا ایسا قدوس اور قادر خدا ہے کہ اگر تمام دنیا ملکر اس مین کوئی نقص نکالنا چاہئیے تو نہین نکال سکتی۔ ہمارا خدا تمام جہانون کا پیدا کرنے والا خدا ہے۔ وہ ہر ایک نقص اور عیب سے مبرا ہے۔ کیونکہ جس مین کوئی نقص ہو۔ وہ خدا کیونکر ہوسکتا ہے اور اس سے ہم دعائین کس طرح مانگ سکتے ہین اور اس پر امیدین کیا رکھہ سکتے ہین وہ تو خود ناقص ہے۔ نہ کہ کامل لیکن اسلام نے وہ قادر اور ہر ایک عیب سے پاک خدا پیش کیا ہے جس سے ہم دعائین مانگ سکتے ہین اور بڑی بڑی امیدین پوری کر سکتے ہین اسیواسطے اس

سورہ فاتحہ کی دعا

نے اسی سورہ فاتحہ مین دعا سکہائی ہے۔ کہ تم لوگ مجہہ سے دعا مانگا کرو اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم یعنی یاالہی ہمین وہ سیدہی راہ دکہا جو ان لوگون کی راہ ہے جن پر تیرے بڑے بڑے فضل اور انعام ہوئے۔ اور یہ دعا اس واسطے سکہائی۔ کہ تا تم لوگ صرف اہات پر ہی نہ بیٹھہ رہو۔ کہ ہم ایمان لے آئے ہین۔ بلکہ اس طرح سے اعمال بجالاؤ کہ ان انعامون کو حاصل کرسکو جو خدا کے مقرب بندون پر ہوا کرتے ہین بعض

رسمی عبادتین

لوگ مسجدون مین بہی جاتے ہین نمازین بہی پڑھتے ہین اور دوسرے ارکان اسلام بہی بجالاتے ہین۔ مگر خدا کی نصرت اور مدد ان کے شامل حال نہین ہوتی۔ اور ان کے اخلاق اور عادات مین کوئی نمایان تبدیلی دکہائی نہین دیتی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی عبادتین بہی رسمی عبادتین ہین حقیقت کچہہ بہی نہین۔ کیونکہ احکام الہی کا بجالانا تو ایک بیج کی طرح ہوتا ہے جس کا اثر روح اور وجود دونو پر پڑتا ہے ایک شخص جو کہیت کی آبپاشی کرتا اور بڑی محنت سے اس مین بیج بوتا ہے۔ اگر ایک دو ماہ تک اس مین انگوری نہ نکلے تو ماننا پڑتا ہے کہ بیج خراب ہے یہی حال عبادات

انگوری دیکہو

کا ہے اگر ایک شخص خدا کو وحدہ لاشریک سمجہتا ہے نمازین پڑہتا ہے روزے رکہتا ہے اور بظاہر نظر احکام الہی کو حتی الوسع بجالاتا ہے لیکن خدا کی طرف سے کوئی خاص مدد اس کے شامل حال نہین ہوتی تو ماننا پڑتا ہے کہ جو بیج وہ بو رہا ہے وہی خراب ہے۔ یہی نمازین تہین جنکو پڑہنے سے لوگ قطب اور ابدال بن گئے مگر تم کو کیا ہوگیا جو باوجود ان کے پڑہنے کے کوئی اثر ظاہر نہین ہوتا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب تم کوئی دوا استعمال کروگے اور اس سے اگر کوئی فائدہ محسوس نہ کروگے تو آخر ماننا پڑیگا کہ یہ دوا موافق نہین۔ یہی حال ان نمازون کا سمجہنا چاہیے ع۔ بر کریمان کارہا دشوار نیست۔ جو شخص سچے جوش اور پورے صدق اور اخلاص سے اللہ تعالٰے کی طرف آتا ہے وہ کبہی ضایع نہین ہوتا۔ یہ یقینی اور سچی بات ہے

حقیقی مومن ضایع نہین ہوتا

کہ جو خدا کے ہوتے ہین خدا ان کا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک میدان مین ان کی نصرت اور مدد کرتا ہے بلکہ ان پر اپنے اس قدر انعام و اکرام نازل کرتا ہے۔ کہ لوگ ان کے کپڑون سے بہی برکتین حاصل کرتے ہین۔ اللہ تعالٰے نے یہ جو دعا سکہائی ہے تو یہ اس واسطے ہے کہ تا تم لوگون کی انکہہ کہلے کہ جو کام تم کرتے ہو۔ دیکہہ لو۔ کہ اس کا نتیجہ کیا

اعمال کی پڑتال

ہوا ہے۔ اگر انسان ایک عمل کرتا ہے اور اسکا نتیجہ کچہہ نہین تو اس کو اپنے اعمال کی پڑتال کرنی چاہئیے کہ وہ کیسا عمل ہے۔ جس کا نتیجہ کچہہ نہین۔

پہلی قومونسے سبق

پہر اس کے آگے خدا فرماتا ہے۔ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین یعنی اے مسلمانون تم خدا سے دعا مانگتے رہو۔ کہ یاالہی ہمین ان لوگون مین سے نہ بنانا جن پر اس دنیا مین ہی تیرا غضب نازل ہوا ہے۔ اور نہ ہی ان لوگون کا رستہ دکہانا جو کہ راہ راست سے گمراہ ہوگئے ہین۔

اور یہ جو کچہہ اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے یہ بطور قصہ یا کہانی کے بیان نہین کیا۔ بلکہ وہ جانتا تہا کہ جس طرح پہلی قومون نے بدکاریان کین اور نبیون کی تکذیب اور تفسیق مین حد سے بڑھ گئین۔ اسی طرح مسلمانون پر بہی ایک وقت آئیگا

مسلمانون کیلئے پیشگوئی

کہ جبکہ وہ فسق و فجور مین حد سے بڑھ جاوینگے اور جن کامون سے ان قومون پر خدا کا غضب بہڑکا تہا۔ ویسے ہی کام مسلمان بہی کرینگے اور خدا کا غضب انپر نازل ہوگا تفسیرون اور احادیث والون نے مغضوب سے یہود مراد لئے ہین۔ کیونکہ یہود نے خدا تعالٰے کے انبیا کے ساتہہ بہت ہنسی ٹہٹہا کیا تہا۔ اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خاص طور پر دکہہ دیا تہا۔ اور نہایت درجہ کی شوخیان اور بےباکیان انہون نے دکہائی تہین۔ جن کا آخری نتیجہ یہ ہوا تہا۔ کہ اسی دنیا مین ہی خدا کا غضب ان پر نازل ہوا تہا۔ مگر اس جگہ خدا کے غضب سے کوئی یہ نہ سمجہہ لے۔ کہ (معاذ اللہ) خدا چڑ جاتا ہے بلکہ اس کا یہ مطلب یہ ہے۔ کہ انسان بہ سبب اپنے گناہون کے نہایت درجہ کے پاک اور قدوس خدا سے دور ہوجاتا ہے یا مثال کے طور پر یون سمجہہ لو کہ ایک شخص کسی ایسے حجرہ مین بیٹہا ہوا ہو جس کے چار دروازے ہون۔ اگر وہ ان دروازون کو کہولے گا تو دہوپ اور افتاب کی

خدا کا غضب

روشنی اندر آتی رہے گی اور اگر وہ سب دروازے بند کردے گا۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ روشنی کا آنا بند ہوجائیگا۔ غرض یہ بات سچی ہے۔ کہ جب انسان کوئی فعل کرتا ہے تو سنت اللہ اسی طرح سے ہے۔ کہ اس فعل پر ایک فعل خدا کیطرف سے سرزد ہوتا ہے جیسے اس شخص نے اپنی بدقسمتی سے جب چارون دروازے بند کردئے۔ تو اس پر خدا کا فعل یہ تہا۔ کہ اس مکان مین اندہیرا ہی اندہیرا ہوگیا۔ غرض اس اندہیرا کرنے کا نام خدا کا غضب ہے۔ یہ مت سمجہو کہ خدا کا غضب بہی اسی طرح کا ہوتا ہے۔ کہ جس طرح

خدا تعالٰی انسان کی طرح نہین

سے کہ انسان کا غضب ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا خدا ہے اور انسان انسان ہے۔ یہ تو نہین ہوسکتا کہ جس طرح سے ایک انسان کام کرتا ہے خدا بہی اسی طرح سے ہی کرتا ہے مثلاً خدا سنتا ہے تو کیا اس کو سننے کیلئے انسان کیطرح ہوا کی ضرورت ہے کہ جس طرف ہوا کا رخ زیادہ ہوا۔ اسطرف کی آواز کو زیادہ سن لیا۔ یا مثلاً دیکہتا ہے کہ جب تک سورج چاند چراغ وغیرہ کی روشنی نہ ہو انسان دیکہہ نہین سکتا۔ تو کیا خدا بہی روشنیون کا محتاج ہے۔ غرض انسان کا دیکہنا اور رنگ کا ہے اور خدا کا اور رنگ کا ہے اس کی حقیقت خدا کے سپرد کرنی چاہیے آریہ وغیرہ جو اعتراض کرتے ہین کہ قرآن کریم مین خدا تعالٰی کو غضبناک کہا گیا ہے۔ یہ ان کی صریح غلطی ہے۔ ان کو چاہئیے تہا۔ کہ قرآن مجید کی دوسری جگہون پر نظر کرتے۔ وہان تو صاف طور پر لکہا ہے۔ عذابی اصیب بہ من اشاء ج و رحمتی وسعت کل شیء یعنی خدا کی رحمت تو کل چیزون کے شامل حال ہے۔ مگر ان کو دقت ہے تو یہ ہے کہ خدا کی رحمت کے تو وہ قایل ہی نہین۔ ان کی مذہبی اصول کے بموجب مکتی حاصل کر بہی لے۔ تو آخر پہر وہان سے نکلنا ہی پڑیگا۔ غرض خوب یاد رکہو کہ خدا تعالٰے کے کلام پر کوئی اعتراض نہین ہوسکتا۔ جیسے خدا ہر ایک عیب سے پاک ہے ویسے ہی اسکا کلام بہی ہر ایک قسم کی غلطی سے پاک ہوتا ہے۔ اور یہ جو فرمایا ہے۔ غیر المغضوب علیھم۔ تو اس سے یہ مراد ہے کہ یہود ایک قوم تہی جو توریت کو مانتی تہی۔ انہون نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی بہت تکذیب کی تہی اور بڑی شوخی کے ساتہہ ان سے پیش آئے تہے۔ یہانتک

یہودیون کے کارنامے

کہ کئی بار ان کے قتل کا ارادہ بہی انہون نے کیا تہا۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کوئی شخص کسی فن کو کمال تک پہنچا دیتا ہے تو پہر وہ بڑا نامی گرامی اور مشہور ہوجاتا ہے اور جب کبہی اس فن کا ذکر شروع ہوتا ہے تو پہر اسی کا نام ہی لیا جاتا ہے۔ مثلاً دنیا مین ہزارون پہلوان ہوئے ہین اور اسوقت بہی موجود ہین مگر رستم کا ذکر خاص طور پر کیا جاتا ہے۔ بلکہ اگر کسی کو پہلوانی کا خطاب بہی دیا جاتا ہے تو اسے بہی رستم ہند وغیرہ کرکے پکارا جاتا ہے یہی حال یہود کا ہے کوئی نبی نہین گذرا جس سے انہون نے شوخی نہین کی اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تو انہون نے یہانتک مخالفت کی کہ صلیب پر چڑہانے سے بہی دریغ نہین کیا۔ اور ان کے مقابلہ پر ہر ایک شرارت سے کام لیا۔ ہان اگر یہ سوال پیدا ہو کہ یہود نے تو انبیا کے مقابل پر شوخین اور شرارتین

کی تھین مگر اب تو سلسلہ نبوت ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے غیر

غیر المغضوب علیہم والی دعا کی ضرورت

المغضوب علیہم والی دعا کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا۔ کہ آخری زمانہ مین مسیح نازل ہو گا۔ اور لوگ اس کی تکذیب کر کے یہود خصلت ہو جاینگے اور طرح طرح کی بدکاریون اور قسم قسم کی شوخیوں اور شرارتون مین ترقی کر جاوین گے۔

اس لئے غیر المغضوب علیہم والی دعا سکھائی ہے۔ کہ اے مسلمانون پنجگانہ نمازون کی ہر ایک رکعت مین دعا مانگتے رہو کہ یا الٰہی ہمین ان کی راہ سے بچائے رکھیو جن پر ترا غضب اسی دنیا مین نازل ہوا تھا۔ اور جن کو تیرے مسیح ؑ کی مخالفت کرنے کے سبب سے طرح طرح کی آفات ارضی و سماوی کا ذائقہ چکھنا پڑا اتھا سو جاننا چاہیے کہ یہی وہ زمانہ ہے جس کی طرف آیت غیر المغضوب علیہم اشارہ کرتی ہے۔ اور وہی خدا کا سچا مسیح جو ہیر

آخری مسیح کا آخری زمانہ

جو اس وقت تمہارے درمیان بول رہا ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ پچیس برس سے صبر کرتا رہا ہے۔ ان لوگون نے کوئی دقیقہ میری مخالفت کا اٹھا نہین رکھا ہر طرح سے شوخیان کی گئین طرح طرح کے الزام ہم پر لگائے گئے اور ان کی شوخیون اور شرارتون مین پوری سرگرمی سے کام لیا گیا۔ ہر پہلو سے میرے فنا اور معدوم کرنے کے لئے زور لگائے گئے اور ہمارے لئے طرح طرح کے کفرنامے تیار کئے گئے اور نصاریٰ اور یہود سے بھی بدتر ہمین سمجھا گیا۔ حالانکہ ہم

یہودیون کے کفرنامے

کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل و جان سے یقین رکھتے تھے قرآن شریف کو خدا تعالےٰ کی سچی اور کامل کتاب سمجھتے تھے۔ اور سچے دل سے اسے خاتم الکتب جانتے تھے اور آنحضرت صلعم کو سچے دل سے خاتم النبیین سمجھتے تھے وہی نمازین تھین وہی قبلہ تھا اسیطرح سے ماہ رمضان کے روزے رکھتے تھے۔ حج اور زکوٰۃ مین بھی کوئی فرق نہ تھا۔ پھر معلوم نہین کہ وہ کونسے وجوہات تھے۔ جن کے سبب سے ہمین یہود اور نصاریٰ سے بھی بدتر ٹھہرایا گیا۔ اور دن رات ہمین گالیان دینا موجب ثواب سمجھا گیا۔ آخر شرافت بھی تو کوئی چیز ہے اس طرح کا طریق

شرافت عمدہ چیز ہے

تو وہی لوگ اختیار کرتے ہین جن کے ایمان مسلوب اور دل سیاہ ہو جاتے ہین۔ غرض چونکہ خدا جانتا تھا۔ کہ ایک وقت آئیگا۔ جبکہ مسلمان یہود سیرت ہو جائینگے۔ اس نے غیر المغضوب علیہم والی دعا سکھادی۔ اور پھر فرمایا ولا الضالین یعنی نہ ہی ان لوگون کی راہ پر چلانا۔ جنھون نے تیری سچی اور سیدھی راہ سے منہ موڑ لیا۔ اور یہ عیسائیون کی طرف اشارہ ہے جن کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے انجیل کے ذریعہ سے یہ تعلیم ملی تھی۔ کہ خدا کو ایک اور واحد لاشریک مانو۔

انجیل کی اصلی تعلیم

مگر انہون نے اس تعلیم کو چھوڑ دیا۔ اور ایک عورت کے بیٹے کو خدا بنا لیا۔

کوئی یہ نہ سمجھے کہ مغضوب علیہم تو بڑا سخت لفظ ہے اور ضالین نرم لفظ ہے۔ یہ نرم لفظ نہین۔ بات یہ ہے کہ یہودیون کا تھوڑا گناہ تھا۔ وہ توریت کے پابند تھے اور اس کے حکمون پر چلتے تھے۔ گو وہ شوخیون اور شرارتون مین بہت بڑھ گئے تھے۔ مگر وہ کسی کو خدا یا خدا کا بیٹا بنانے کے سخت دشمن تھے اور سورہ فاتحہ مین ان کا نام جو پہلے آیا ہے۔ تو وہ

یہودیون کا قصور عیسائیون سے بہت کم ہے

اس واسطے نہین کہ ان کے گناہ زیادہ تھے بلکہ اسواسطے کہ اسی دنیا مین ہی ان کو سزا دی گئی تھی اور اس کی مثال اس طرح پر ہے کہ ایک تحصیلدار انہیں کو جرمانہ کرتا ہے جن کا قصور اس کے اختیار سے باہر نہین ہوتا۔ مثلاً فرض کرو کہ کسی بھاری سے بھاری گناہ پر وہ اپنی طرف سے ۵۰ روپیہ جرمانہ کر سکتا ہے لیکن اگر قصوروار زیادہ کا حقدار ہو تو پھر تحصیلدار یہ کہہ کر کہ یہ میرے اختیار سے باہر ہے کہ تمہاری سزا کا بیان موقع نہین کسی اعلیٰ افسر کے سپرد کرتا ہے اسی طرح یہودیون کی شرارتین اور شوخیان اسی حد تک ہین کہ ان کی سزا اسی دنیا مین دیجاسکتی تھی۔ لیکن ضالین کی سزا یہ دنیا برداشت نہین کر سکتی۔ کیونکہ ان کا عقیدہ ایسا نفرتی عقیدہ ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے۔ تکاد السمٰوات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمٰن ولدا یعنی یہ ایک ایسا برا کام ہے جس سے قریب ہے کہ زمین آسمان پھٹ جائین اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائین۔ غرض یہودیون کی چونکہ سزا تھوڑی

ضالین کا گندہ عقیدہ

تھی اس لئے ان کو اسی جہان مین دیگئی اور عیسائیون کی سزا اس قدر سخت ہے کہ یہ جہان اس کی برداشت نہین کر سکتا اس لئے ان کی سزا کے واسطے دوسرا جہان مقرر ہے۔ اور پھر یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ یہ عیسائی صرف ضال ہی نہین ہین۔ بلکہ مضل بھی ہین۔ ان کا دن رات یہی پیشہ ہے۔ کہ اورون کو گمراہ کرتے پھرین۔ پچاس پچاس ہزار ساٹھ ساٹھ ہزار بلکہ لاکھون پرچے ہر روز شایع کرتے ہین اور اس باطل عقیدہ کی اشاعت کے لئے ہر طرح کے بہانے عمل مین لاتے ہین۔ یاد رکھو گورنمنٹ کو ان پادریون سے کوئی تعلق نہین ہوتا۔ ایک انگریز یہان آیا تھا۔ جاتی دفعہ پوچھنے لگا کہ میرے راستہ مین کسی پادری کی کوٹھی تو نہین؟ اور اس کی وجہ یہ تھی۔

انگریزون کی منصف مزاجی

کہ وہ پادریون سے سخت نفرت کرتا تھا۔ یہ لوگ بڑے منصف مزاج ہوتے ہین اگر یہ منصف نہ ہوتے۔ تو حکومت نہ رہتی۔ یاد رکھنا چاہیئے انکی حکومت کا ہونا بھی خدا تعالیٰ کا ایک خاص فضل ہے۔ سکھون کے زمانے کو دیکھو کہ اگر کوئی اذان بھی دیتا تھا۔ تو وہ قتل کر دیتے تھے۔ مگر اس

سکھون کا زمانہ

سلطنت مین تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح سے آزادی ہے۔ اور اس کا ہونا ہمارے لئے بڑی بڑی برکتون کا موجب ہے۔ خود ہمارے اس گاؤن قادیان مین جہان ہماری مسجد ہے کارداروں کی جگہ تھی اس وقت ہمارے بچپن کا زمانہ تھا۔ لیکن مین نے معتبر آدمیون سے سنا ہے کہ جب انگریزون کا دخل ہو گیا تو چندروز تک وہی سابقہ قانون رہا انہی آیام مین ایک کاردار یہان آیا ہوا تھا۔ اس کے پاس ایک مسلمان سپاہی تھا وہ مسجد مین آیا اور موذن کو کہا کہ آذان دو۔ اس نے وہی ڈرتے ڈرتے گنگنا کر آذان دی۔ سپاہی نے کہا کیا تم اسی طرح سے بانگ دیا کرتے ہو۔ موذن نے کہا۔ ہان اسی طرح دیتے ہین سپاہی نے کہا کہ نہین کوٹھے پر چڑھکر اونچی

اذان کی آزادی

آواز سے اذان دو۔ اور جس قدر زور سے ممکن ہو سکتا ہے بانگ دو۔ وہ ڈرا آخر اس نے سپاہی کے کہنے پر زور سے بانگ دی۔ اسپر ہندو اکٹھے ہو گئے۔ اور ملا کو پکڑ لیا۔ وہ بیچارہ بہت ڈرا اور گھبرایا کہ کاردار مجھے پھانسی دیدیگا۔ سپاہی نے کہا کہ مین تیرے ساتھ ہون۔ آخر وہ اس کو پکڑ کر کاردار کے پاس لے گئے اور کہا کہ مہاراج اسنے ہمکو بھرشٹ کر دیا ہے۔ کاردار تو جانتا تھا۔ کہ اب سلطنت تبدیل ہو گئی ہے اور اب وہ سکھا شاہی نہین رہی اسلئے ذرا دبی

سکھا شاہی گئی اور سکھہ شاہی آئی

زبان سے پوچھا کہ تو نے اونچی آواز سے کیون بانگ دی؟ سپاہی نے آگے بڑھ کر کہا کہ اس نے نہین دی مین نے بانگ دی ہے۔ تب کاردار نے ہندوؤن کو کہا کمبختو! کیون شور ڈالتے ہو۔ لاہور مین تو اب کھلے طور پر گایان ذبح ہوتی ہین اور تم اذان کو روتے ہو۔ جاؤ چپکے ہو کر بیٹھے رہو۔ ایسے ہی بٹالہ کا واقعہ ہے۔ ایک سید وہین کا رہنے والا باہر سے دروازے پر آیا۔ وہان گائیون کا ہجوم تھا اس نے تلوار کی نوک سے مویشیون کو ذرہ ہٹایا۔ ایک گائے کے چمڑے کو خفیف سی خراش پہونچ گئی تھی اسپر اس بیچارہ کو پکڑ لیا گیا۔ اور اس امر پر زور دیا گیا کہ اس کو قتل کر دیا جاوے آخر بڑی سفارش کے بعد جان سے تو بچ گیا لیکن اس کا ہاتھ ضرور کاٹا گیا۔ ایسے ہی ایک گائے کے مقدمہ مین ایک دفعہ پانچ ہزار غریب مسلمان قتل کئے گئے۔ اب دیکھو کہ اس حکومت کا وجود ایک مبارک وجود ہے یا نہین؟ ایک حدیث مین آیا ہے کہ تمہارا حاکم بد ہو۔ تو وہ بد نہین اصل مین تم ہی بد ہو۔ سو یاد رکھو۔ کہ یہ لوگ بڑے انصاف پسند ہوتے ہین۔ ہمارے مقدمہ مین ہی دیکھ لو۔

باقی آئندہ

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

افسوسناک فساد ویلوپورم

احاطہ مدراس سے ایک افسوسناک ہنگامہ کی خبر موصول ہوئی ہے۔ رومن کیتھولک عیسائی اپنی مقدس مورتیاں ایک جلوس کے ہمراہ گرجے کو لیجا رہے تھے راستہ میں جاہل ہندوؤں نے اُن پر پتھر مارے سب کلکٹر اور مجسٹریٹ ضلع بھی جو ساتھ تھے مجروح ہوئے۔ عیسائیوں کے مکانات کے علاوہ سب کلکٹر اور سب مجسٹریٹ کے مکانات کو آگ بھی لگادی پولیس نے یہ حال دیکھکر گولیاں چلائیں جس سے بعض ہندو مجروح ہوئے۔

بُت پرستوں کا مسیح کی بُت پرست بھیڑوں پر پتھر برسانا کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کوئی امر ان کے لئے باعث اشتعال بھی معلوم نہیں دیتا۔ جو لوگ عورت اور مرد کے مقامات مخصوصہ تک اور درختوں اور پتھروں تک کے پوجاری ہیں اور خود ایک ایک پتھر کے لئے بڑے بڑے جلوس نکالتے ہیں ان کو کیتھولک پادریوں کے جلوس نکالنے پر غصہ کرنا محض امر بیجا تھا مگر بُت پرستوں کو عیسائی بُت پرستی کے خلاف جوش پیدا ہونا تعجب خیز امر ضرور ہے۔ اب آریہ شاید مسلمانوں کی بُت شکنی پر اعتراض نکرینگے۔ مُلکی پہلو سے یہ کام سخت نفرت کے قابل ہے ایسے لوگ اپنی قوم اور مُلک کے سخت بدخواہ اور دشمن ہیں۔

حکومت کے خواب دیکھنے سے پہلے اخلاق کی اصلاح کرو

جس آزادی اور خود پسندی کی ہوا نے ہندوستانیوں کے دماغوں میں طوفان بے تمیزی پیدا کر دیا ہے اور ان میں سوراجیہ کی صدائیں نکلتی ہیں یہ مُلک کے لئے مُبارک فال نہیں ہے حکومت کے خواب دیکھنا تو آسان ہے مگر ایسے خوابوں کی تعبیر ضرور منحوس ہے۔ جب تک ہمارے اخلاق اعلےٰ درجہ کے نہ ہوں ہماری آرزوئیں اور اغراض دوسروں کی بہتری اور بھلائی پہ قربان نہ ہوں اُس وقت تک ایسے خیالات کو سر میں جگہ دینا دیوانگی اور حماقت ہے۔ اخلاق کی اصلاح صرف مذہب سے ہو سکتی ہے جب حقیقی مذہب کی حکومت دل پر ہوتی ہے تو وہ سچے اخلاق کا سرچشمہ بن جاتا ہے اور حقیقی مذہب کا یہ نشان ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ ایمان اور گناہ سوز ایمان پیدا کر دے ورنہ اگر یہ بات نہیں تو پھر مذہب کا نام لینا بھی اسے بدنام کرنا ہے۔ پس وہ لوگ جو ملکی جوش کے سیلاب میں بہے جا رہے ہیں پہلے اس سوال کو حل کریں۔

کیا یہ مُلکی بہتری کے لچھن ہیں

کانگرس کی دونو پارٹیوں میں جو لٹھم لٹھا اور سر پھٹول ہو رہی ہے کیا یہ مُلکی بھلائی کی راہ ہے یا خود غرضی کا نمونہ ہے جو لوگ ملک کے فایدہ اور قومی بھلائی کے نکتہ خیال سے اپنی رائے کو نہیں چھوڑ سکتے وہ ملکی بہتری کی منزل کے بدرقہ نہیں بلکہ غول راہ ہیں اُن سے بچنا چاہئے ملک کی جو حالت خطرے سے ہو رہی ہے اگر اس کا انھیں احساس ہوتا تو کانگرس کے پنڈال اور اجتماع کے خیال کو ملتوی کرتے اور یہی طاقت اور روپیہ مُلک کے فاقہ زدہ گروہ کی حمایت اور حفاظت میں خرچ کرتے مگر یہاں تو

مطلب سعدی دیگر است

آریوں کی مذہبی کانفرنس

آریوں کی مذہبی کانفرنس پر مَیں نے جو آرٹیکل لکھا تھا اس سے آریہ سماج کے کیمپ میں کھلبلی مچ گئی۔ اور آرین اخبارات سراز پا نشناختہ جوش میں آ بکنے لگے۔ اس سراسیمگی میں بڑی سوچ بچار کے بعد یہ اعتراض بھی کر دیا کہ وہ رنجدہ فقرات ایڈیٹر الحکم کیوں نہیں لکھتا پر کاش اور اس کے ہم نوا آریوں کی اس چال میں ایڈیٹر نہیں آسکتا۔ وہ ان کفریات کی اشاعت سے جب اُن کو روکنا چاہتا ہے تو خود اس کا ارتکاب کیوں کرے۔ مَیں اس قسم کی آرین تحریروں پر کوئی نوٹس نہیں لونگا۔ مَیں اپنا فرض ادا کر چکا۔ آریوں کا یہ شور مچانا اور ہائے واویلا کرنا ہی بتا رہا ہے کہ حقیقت کیا ہے؟

ایک مذہبی کانفرنس کی ضرورت ہے

مذہب کے نام سے آجکل جو انقلاب قوموں میں پیدا ہوا ہے اور حمایت مذہب کے نام سے جس قدر تحریکیں ہو رہی ہیں وہ اس زمانہ کو مذہبی زمانہ کا نام دینے میں سراسر حق بجانب ہیں فی الحقیقت اگر غور کیا جاوے مذہبی جدال اور ایک مذہب کا دوسرے کو مغلوب کر دینے کے لئے جدّوجہد کرنا صاف طور پہ بتا رہا ہے کہ یہ دور مذہب کا دور ہے۔ اور حقیقی اور زندہ مذہب بالآخر تمام مذاہب کو اپنے اندر جذب کر جائیگا۔ اعتقادی رنگ میں ہر مذہب والا خیال یا یقین کرتا ہے کہ اس کا اپنا ہی مذہب ہوگا جو دوسرے مذاہب کو جذب کریگا مَیں اس وقت اس بحث کو چھوڑ کر ایک خاص امر کی طرف ان لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں جو اپنی مذہبی سوسائیٹیوں میں نامور اور معزز سمجھے جاتے ہیں کہ وہ باہم ملکر صلح کاری آشتی اور تہذیب اور حق پسندی کی بنا پر ایک مذہبی کانفرنس کی بُنیاد رکھیں یہ کانفرنس ملک اور اہل ملک کے لئے مفید ہوگی اور یقیناً موجب برکت ثابت ہوگی۔ لوگ جو ملکی مجلسوں میں زیادہ حصّہ لیتے ہیں اور اس سے ان کے خیالات میں خطرناک آزادی پیدا ہوتی ہے وہ اسے چھوڑ کر اصلاح نفس کے خیال کو مقدم کریں گے۔ ان کے اخلاق فاضلہ میں ترقی ہوگی۔ باہم اتفاق اور ہمدردی بڑھے گی۔ ایک ہی پلیٹ فارم پر مختلف خیال مختلف مذاق اور مختلف مذاہب کے ماننے والے جب جمع ہونگے تو انہیں دوسروں کی رعایت اور دلجوئی کا خیال پیدا ہوگا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ اس مجلس کی انتظامی کمیٹی میں ایک ہی فرقہ اور گروہ کے لوگ نہ ہوں بلکہ یہ مجموعہ ہو مختلف مذاہب کے سمجھدار اور معزز اور مہذب لوگوں کا۔ اس میں برہمو ہوں۔ آریہ ہوں سکھ ہوں۔ سناتنی ہوں۔ مسلمان ہوں وغیرہ وغیرہ یہ باقاعدہ ایک مجلس ہو۔ اور اس کے ہاتھ میں سارا انتظام ہو۔ سال میں ایک یا دو مرتبہ اس کے اجلاس ہوں اور یہ اجلاس ایک ہی مقام پر نہ ہوں بلکہ ہندوستان بھر کے مختلف شہروں میں ہوں جیسے کانگرس یا تعلیمی کانفرنس کے ہوتے ہیں اس طرح پر اس کی برکات ایک ہی شہر میں محدود نہ ہونگی بلکہ ملک کے ہر حصّہ کے لوگ ان سے فایدہ اُٹھائیں گے میرا یقین ہے کہ اگر یہ کانفرنس قائم ہو گئی اور اسنے باضابطہ کام شروع کر دیا تو یہ ملک کے لئے

ایک بڑی برکت ہوگی

مُلکی کام سے اس کو قطعاً واسطہ نہ ہو بلکہ مَیں یہ کہونگا کہ ملک کے اندر جو دیوانہ کُن مُلکی جوش پھیلا ہوا ہے اس کو کم کرنا اس کا مقصود ہو تو گورنمنٹ کے لئے یہ ایک سچی خادم ہوگی۔

مَیں نفس مضمون سے دور چلا گیا یا نفس مضمون کی طرف دور چلا گیا بہر حال اس کانفرنس کی بُنیاد رکھدینی چاہئے۔ ہماری احمدی جماعت ہندوستان بھر میں ایک اور صرف ایک ہی

خالص مذہبی تحریک ہے

اس لئے کہ دوسری مذہبی تحریکوں کو مُلکی تحریکوں کا بہانہ کہنا چاہئے۔ اس لئے بسم اللہ کرکے ہماری جماعت کے ان لوگوں کو جو تعلیم یافتہ اور کانفرنسوں کے کام کو سمجھ سکتے ہیں اس مبارک کام کا آغاز کرنا چاہئے۔

وہ براہموؤں سکھوں اور سناتنیوں اور آریوں کے ان شرفاء سے اس معاملہ پہ مشورہ کریں جو مسلّم طور پہ نیک سرشت ہوں۔ براہموؤں اور سناتنیوں کو تو مَیں پہلے ہی مستثنیٰ کرتا ہوں کہ یہ لوگ بڑے امن جو۔ صلح پسند اور دوسرے مذاہب کے ہادیوں کی تکریم کرنے والے ہوتے ہیں سکھ صاحبان کی طرف سے بھی اطمینان ہے اس لئے کہ ان کی طرف سے دوسرے مذاہب کے ہادیوں پر حملے نہیں ہوتے۔ خود ان کی مقدس کتاب گرنتھ صاحب میں بہت سے بُزرگوں کے شبد پائے جاتے ہیں۔

البتہ آریا صاحبان میں یہ بدعادت ہے کہ وہ دوسرے مذاہب پر نکتہ چینی کرتے ہوئے تہذیب اور شرافت سے کام نہیں لیتے مَیں اس فقرہ کے لئے معافی چاہتا ہوں کہ امر واقعہ کا مجھے اظہار کرنا پڑتا ہے مجھے اعتراف ہے کہ ایسے لوگ بھی ان میں ہیں جو اس طرز کو سخت ناپسند اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اس سلسلہ میں مسٹر روشن لال بیرسٹرایٹ لا کا نام بڑی جرأت سے لے سکتا ہوں۔ پس اس قسم کے لوگوں کو انتظامی حصہ میں شامل کرکے اگر ایک مشترکہ جماعت قائم ہو جاوے تو یہ مفید ہو سکے گی۔ اس مذہبی کانفرنس کے ممبروں کا رجسٹر بھی کھولا جاوے جن کو ایک معیّن چندہ ماہوار دینا پڑے اور وہ اس کی انتظامی ڈھانچ میں اپنا مشورہ دے سکیں اور اس کانفرنس کے جلسوں کی رپورٹیں انھیں مفت مل سکیں۔ غرض یہ کام بہت وسیع ہو سکتا ہے اور اس وقت اس سارے ڈھانچ کا نقشہ مَیں پیش کردوں تو شاید بعض لوگ اسے النیسچیت ہی کہدیں۔ میری غرض ایک مفید تحریک کرنا ہے۔ قوم کے دانشمند اور اہل الرائے لوگ اس پر بہت کچھ سوچ سکتے ہیں۔ آخر میں پھر یہ کہتا ہوں کہ ایسی ایک

انجمن کی سخت ضرورت ہے ؎

کھلی چٹھی بنام ایڈیٹر مرقع امرتسر

(من جانب فضل دین مدرس - قادیان۔ مرتب رسالہ "حل چیستان")

میں نے کل ۲ / جنوری ۱۹۰۸ء کو آپ کا مرقع مجریہ بابت جنوری ۱۹۰۸ء پڑھا ہے - اس میں آپ نے اور دو انعامی مضمون علاوہ ۵ دسمبر ۱۹۰۷ء کے انعامی مضمون (چیستان مرزا) کے بوعدہ یکہزار روپیہ شائع کئے ہیں - سو آپ کو اس چٹھی کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے - کہ جو رقم انعامی مبلغ پانسو روپیہ چیستان کے حل - کی آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اور آپ نے ابتک اُس کو ادا نہیں کیا پہلے آپ وہ رقم ادا کریں جب تک آپ پہلا قرضہ ادا نہ کرلیں ہم کس طرح اس دوسری بحث شروع کردیں - اگر خلط مبحث کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں بفضلہ آپ کو ان دونوں سوالوں کا جواب بہت جلدی چھپوا کر بھیجدیتا - مگر چونکہ آپ نے اس وقت تک پہلے پانسو روپیہ کے متعلق ابتک کچھ اطلاع نہیں دی باوجودیکہ آپ کے "چیستان" کا حل کامل مقررہ تاریخ کے اندر چھپکر آپ کو پہنچ چکا ہے اس لئے مناسب خیال کیا گیا ہے کہ جبتک پہلی بحث کا خاتمہ ہوکر مبلغ پانسو روپیہ آپ سے وصول نہو جاوے تب تک اس دوسری بحث کو جو آپ نے جنوری کے پرچہ میں لکھی ہے نہ چھیڑا جائے - لہذا آپ اس چٹھی کے پڑھتے ہی اطلاع دیں کہ آپ نے اس وقت تک کیوں انعامی رقم مبلغ پانسو روپیہ جو حل چیستان پر مقرر تھی باوجود چیستان کے حل ہوجانے کے مجھے نہیں بھیجی - اور نیز یہ امر بھی شایع کریں کہ آپ کے ان دونوں شائع کردہ انعامی مضمونوں اور ان کے جوابات کا کون محاکمہ کریگا جسکے بعد ہم آپ سے انعامی رقم یکہزار کے وصول کرنیکے مستحق ٹھہرینگے ضروری ہے کہ یہ امر بھی بتراضی طرفین طے ہوکر پہلے ہی شایع کردیا جاوے - تاکہ بعد کو فریقین میں کسی کے لئے بیجا خصومت کا محل نہ ہووے ؎ "چیستان مرزا" کا حل قادیان سے دفتر تشحیذ الاذہان سے ملتا ہے جس میں "چیستان" کا مفصل حل کیا گیا ہے - مگر ہم اپنے ناظرین کے لئے یہاں پر بھی چیستان اور حل چیستان کا خلاصہ مضمون نقل کرتے ہیں تاکہ سب کو اطلاع ہوجاوے کہ وہ کیا مضمون تھا جس کے حل پر ایڈیٹر مرقع نے پانسو روپیہ کا انعام مقرر کرکے تحدی کی تھی - اور کیسا حل ہے جس کے بعد ہم ایڈیٹر مرقع سے موعودہ رقم کا مطالبہ کرتے ہیں -

خلاصہ "چیستان مرزا" جس کو ایڈیٹر مرقع امرتسر نے بوعدہ انعام مبلغ پانسو روپیہ شائع کیا تھا

(۱) ازالہ صفحہ ۶۷۵ پر ۱۲۷۴ھ ہجری کو حضرت مرزا صاحب اپنے مامور ہونے کا زمانہ بتاتے ہیں اور (۲) ازالہ صفحہ ۶۹۲ میں چودہ سو سال بعد ہجرت جو ۱۴۰۱ھ کو پورا ہوگا - اور (۳) ازالہ صفحہ ۱۸۵ - میں اپنے مامور ہونے کا زمانہ سنہ ۱۳۰۰ ہجری کو ظاہر فرماتے ہیں - اور پھر (۴) اس سے بڑھکر یہ کہ ازالہ صفحہ ۶۹۳ - ۳۱۱ کو ملاکر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چھٹے ہزار یعنے ۱۲۴۷ھ ہجری کو مرزا صاحب اپنے مامور ہونے کا زمانہ قرار دیتے ہیں - حالانکہ ۱۲۴۷ھ ہجری وہ سنہ ہے جس میں مرزا صاحب ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے کیونکہ مرزا صاحب کی ولادت ۱۲۵۵ھ ہجری مطابق ۱۸۳۹ء عیسوی کو ہوئی ہے - یہ وہ اختلافات ہیں کہ اگر مرزا صاحب یا کوئی احمدی انکو اٹھادے تو ہم پانسو روپیہ کی انعامی رقم نذر کریں گے"۔

خلاصہ مضمون حل چیستان جو راقم نے لکھا ہے

اس کا مفصل جواب تو رسالہ "حل چیستان مرزا" میں لکھا گیا ہے مگر اس کا دو حرفہ جواب یہ ہے -

"یہ بالکل افترا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے ۱۲۴۷ھ ہجری کو اپنے مامور ہونے کا زمانہ قرار دیا ہے بلکہ ازالہ صفحہ ۶۷۵ - ۷۲۲ - ۶۵۷ میں اس امر کو کھول کھول کر بوضاحت تام لکھا ہے کہ ۱۲۴۷ھ ہجری میں سخت ظلمت اور تاریکی تھی جس کی مدت بعد حضرت مرزا صاحب مامور ہوئے ہیں - اگر ایڈیٹر مرقع ۱۲۴۷ھ ہجری کو حضرت مرزا صاحب کے مامور ہونے کا زمانہ آپ کی کسی تحریر یا کسی تقریر سے ثابت کردے تو میں اُن سے انعامی رقم ہرگز وصول نہ کروں گا۔

اسی طرح یہ دوسرا دعویٰ بھی کہ حضرت مرزا صاحب نے ۱۴۰۰ سو سال بعد ہجرت کو اپنے مامور ہونے کا زمانہ کہیں لکھا ہے آپ کی کسی تحریر سے یا آپ کے کسی ثقہ مرید کی ہی تصنیف سے دکھادیں تو بھی میں حلفی وعدہ کرتا ہوں - کہ آپ کے مقابلہ میں کبھی ایک حرف بھی نہ لکھونگا - جو تراشیدہ خیال ایڈیٹر مرقع نے حضور مرزا صاحب کی طرف منسوب کیا ہے یہ محض افترا ہے - فتح اسلام کے صفحہ ۱۱ - ۱۴ - ۱۵ - اور ازالہ کے صفحہ ۶۹۲ - میں اس کی کافی تردید ہے سا ایڈیٹر مرقع نے جو نہا دعوے یہ کیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے ۱۲۴۷ھ ہجری کو بھی کہیں اپنے مامور ہونے کا زمانہ لکھا ہے - اس کے متعلق بھی میں دعوی کرتا ہوں کہ اگر قمری حساب کے رو سے الف ششم یعنے ۱۲۴۷ھ ہجری کو مرزا صاحب کی ماموریت کا زمانہ جیسا کہ مولوی صاحب نے لکھا ہے حضرت مرزا صاحب کے کلام میں ثابت کردیں تو میں حلفی وعدہ کرتا ہوں کہ اُن کو پچیس روپیہ معاوضہ دونگا بشرطیکہ وہ ان باتوں کو سفیہانہ رنگ میں ہنسی میں نہ اڑاویں - حدیث میں ہے آیا لم والنطن حقیقۃ الوحی صلہ۲ میں حضرت امامنا مرزا صاحب نے ایڈیٹر مرقع کے اس خیال کی کافی تردید لکھی ہے -

میں ایڈیٹر مرقع کو اس مضمون میں بڑی تحدی سے خدا کے فضل سے یہ اعلان دیتا ہوں کہ جو کچھ میں نے "حل چیستان مرزا" میں لکھا ہے اگر اُس کو آپ غلط ثابت کردیں اور اپنے چیستان کے مضمون کو حضرت مرزا صاحب کی تحریر سے ثابت کردیں تو میں علاوہ اس کے کہ آپ کو پانسو کی انعامی رقم معاف کردوں گا اور آئندہ آپ کے مقابلہ میں کچھ نہ لکھوں گا - مزید براں اور بھی نذر کرونگا - اس سے بڑھکر آپ کے ساتھ یہ ایک اور خاص رعایت کرتا ہوں کہ جو حوالجات آپ نے مرقع میں کتر بیونت کرکے حضرت مرزا صاحب کے کلام سے نقل کئے ہیں اُنہی کے رو سے اگر آپ اپنے مدعا کو ثابت کر دکھائیں تو بھی میرا حتمی وعدہ ہے کہ میں آیندہ آپ کے مقابلہ میں کچھ نہ لکھونگا - مگر یاد رہے کہ حق اور سچ وہی ہے جس کو میں نے حضرت امام ہمام علیہ السلام کی تحریروں سے بکل الوجوہ ثابت کردیا ہے کہ الف ششم میں جو کہ سنہ ۱۲۷۰ھ ہجری کو ختم ہوا آپ کی پیدائش ہوئی (نہ کہ ماموریت) کیونکہ آپ کی ولادت سنہ ۱۲۵۵ھ ہجری کو ہوئی ہے اور اس کے بعد الف ہفتم میں اُس وقت جبکہ تیرہویں کا اواخر اور چودھویں صدی ہجری کا ابتدا تھا آپ مامور ہوئے - اور سنہ ۱۲۷۰ھ ہجری کو حضرت مرزا صاحب نے اپنے مامور ہونے کا زمانہ ہرگز ہرگز کہیں نہیں لکھا - اور نہ ہی کہیں چودہ سو سال بعد ہجرت مسیح موعود کے مامور ہونے کا یا اپنی ماموریت کا زمانہ قرار دیا ہے -

امید کہ آپ اس اطلاع کو ضروری سمجھکر بوالیسی جواب سے مطلع کریں گے - اور ہمیں ضرورت نہ پڑے گی کہ آپکو خاص نوٹس کے ذریعہ متنبہ کریں - اور ساتھ ہی جنوری کے دونوں انعامی مضمونوں اور اُن کے جوابات کے محاکمہ کی کوئی تجویز پیش کردیں -

آخر میں آپ کے رسالہ **الہامات مرزا** کے متعلق بعض ضروری امور پیش کرکے التماس کرتا ہوں کہ آپ انکے جوابات سے بھی سرفراز فرماویں -

(۱) آپ رسالہ **الہامات مرزا** کے جواب پر دو ہزار روپیہ کا جو انعام مقرر کرکے عرصہ سے شائع کررہے ہیں آپ اس وہم کو دماغ سے نکال کر کہ مرزا صاحب کبھی اس کے جواب میں آپ کو خطاب کریں صاف طور پر اور کھولکر یہ اعلان شائع کردیں کہ اس کی تخصیص حضرت مرزا صاحب سے نہیں ہے ایسا نہ ہو کہ موقعہ پر آپ مرزا صاحب کی خصوصیت میں پناہ لیں -

دوم یہ کہ رسالہ **الہامات مرزا** کے جوابات کے موازنہ اور محاکمہ کے لئے جس کے بعد ہم آپ سے انعامی رقم وصول کرسکیں کسی تجویز کا بتراضی طرفین پہلے ہی طے ہوکر شائع ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے - اس لئے آپ اس کا بھی فیصلہ کریں -

سوم یہ کہ انعامی رقوم کو پہلے آپ کسی سرکاری بینک میں جمع کرادیں اور اگر آپ کو پوری رقم کے یکدم جمع کرانے میں دقت محسوس ہو تو آپ کی سہولت کے لئے تیسرا میں ایک اور آسان صورت پیش کرتا ہوں کم از کم اسکو ہی منظور فرماکر مجھے مطلع کریں -

چہارم یہ کہ آپ نے بخیال خویش اس رسالہ میں ہم پر بہت سے سوالات اور اعتراضات کئے ہیں آپ بخصص ہر ایک سوال کے جواب کے انعامی رقم مقرر کرکے ایک ایک اعتراض یا سوال کی متعینہ رقم جواب ملنے سے پیشتر بنک میں جمع کراتے جائیں اور ہم جوابات میں اس امر کو ملحوظ رکھیں کہ جبتک ایک جواب سے فارغ ہو کر آپ سے اس جواب کی انعامی رقم وصول نہ کرلیں تب تک دوسرے سوال کے جواب کو شروع نہ کریں۔ والسلام جواب کا منتظر فضل دین مدرس ہائی سکول قادیان ۳۔ جنوری ۱۹۰۸ء

جملہ خریداران میگزین کو ایک ضروری اطلاع

تمام خریداران میگزین کو یہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ یکم جنوری ۱۹۰۸ء سے صدر انجمن احمدیہ نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے باقی حساب کو دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں منتقل کر دیا ہے اس لئے تمام مطالبات رسالہ کے متعلق اور ایسا ہی ضمیمہ کے متعلق دفتر ریویو سے ہونے کی بجائے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ سے ہوا کریں۔ ایسا ہی خریداران بھی اس بات کو مدنظر رکھیں کہ جب انھوں نے چندہ بھیجنا ہو یا اپنے چندہ کا حساب دریافت کرنا ہو تو بجائے منیجر ریویو آف ریلیجنز سے خط و کتابت کرنے کے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان سے خط و کتابت کریں۔ اس سے جواب میں سہولت اور ہر دو دفاتر کو آسانی ہوگی۔ والسلام المشتھر

منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان

ضروری اطلاع

کُل روپیہ ہر قسم کا جو صدر انجمن احمدیہ کے لئے بھیجا جائے خواہ میگزین کا ہو یا مدرسہ کا یا مقبرہ کا یا مساکین و یتامی کا یا زکوۃ کا وغیرہ وغیرہ وہ سب صرف اس پتہ پر آیا کرے

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

اور ہر ایک رقم کی رسید دی جائے گی۔ اگر کسی صاحب فرستندہ کو رسید نہ پہنچے تو وہ دفتر محاسب سے خط و کتابت کرکے دریافت کرلیا کریں اور اس معاملہ میں سستی نہ کیجائے گی

یہ اعلان سکرٹری کی طرف سے ہو۔ والسلام
محمد علی

عید اضحیٰ کی تقریب پر احمدیوں کو اطلاع

یہ ذکر ایک سے زیادہ مرتبہ کیا گیا ہے کہ سیالکوٹ کی انجمن احمدیہ ہمارے سلسلہ میں ایک درخشاں جماعت ہے اور جب کسی قومی معاملہ کے متعلق نمونہ پیش کرنے کی حاجت پڑتی ہے تو سیالکوٹ کی جماعت ہی کا نام لینا پڑتا ہے۔ اور اسی امر میں مجھکو اور تمام بہی خواہان قوم اور بزرگان ملت کو خوشی ہوتی ہے۔ یہ ایک فضل ہے جو سیالکوٹ کی جماعت کو ملا ہے

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

اسی جماعت نے عید فنڈ کی تحریک کی تھی اور یہ تحریک سالہا سال سے کام کر رہی ہے اور سیالکوٹ ہی کی جماعت کو یہ فخر ہے کہ عید فنڈ کی رقم سب سے زیادہ جمع کرکے بھیجتی رہی ہے۔ اب عید اضحیٰ کی تقریب قریب ہے اس لئے قبل از وقت جماعت کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ اس موقعہ پر نہایت اختیاط اور کوشش سے کام کیا جاوے اور اگر ہر فرد ایک ایک روپیہ جیسا کہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس فنڈ میں داخل کردے تو ایک سال کے مدرسہ کے اخراجات صرف ایک عید کے تقریب پر جمع ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ امر افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ جیسا چاہئے سعی نہیں کی جاتی۔ اس لئے مَیں احمدی انجمنوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں اور جہاں تک ان سے ہو سکے اس فنڈ کی فراہمی کے لئے دل و جان سے کوشش کریں اور اگر زیادہ نہیں تو کم از کم دس ہزار روپیہ تو اس تقریب پر جمع ہو جانا چاہئے۔ ہر ایک انجمن سے جس قدر رقم وصول ہوگی وہ اخبار میں انجمن کے اسموار چھاپ دینے کی کوشش کیجائیگی۔ عید فنڈ کے علاوہ قربانی کی کھالوں کو جمع کرکے اس کا روپیہ یہاں کے مساکین طلبار کی ضروریات کے لئے دیا جاوے ان رقوم کے لئے جو بہترین مصرف یہاں موجود ہیں دوسری جگہ نہیں۔ ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے قوم کے بڑے بڑے کام ہو سکتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ وہ کون سے الفاظ لاؤں جن سے قوم کے دل متاثر ہو سکیں یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے وہ جس دل کو چاہتا ہے قومی ضرورتوں کے احساس کے لئے برگزیدہ کرلے زمانہ آئیگا جب ان ضروریات کے لئے دست سوال دراز کرنے کی حاجت نہ ہوگی اس وقت لوگ چاہیں گے کہ انکا روپیہ کسی دینی خدمت کیلئے کام آئے مگر سلسلہ مستغنی ہوگا۔

پس آج وقت ہے کہ ہم اپنے مالوں سے سلسلہ کی خدمت کریں قوم کے بچوں کی تعلیم کا سوال بہت بڑا سوال ہے اور اسپر تمہاری آیندہ نسلوں کی ترقی کا سوال وابستہ ہے۔ اس لئے اس کو حل کرنے کی طرف توجہ کرو۔

مَیں پھر ایک بار کہتا ہوں کہ عید فنڈ پوری توجہ اور سعی سے وصول کیا جاوے اور قربانی کی کھالیں بھی احتیاط سے جمع کرکے ان کا روپیہ مساکین فنڈ کے لئے بھیجا جاوے۔

گلدستہ اخبار

حوادث روزگار

بمبئی میں ڈاکخانہ دہاروی کی عمارت کے عقب میں آگ لگی جس سے غریب مزدوروں کے پچاس جھونپڑے جل کر تباہ ہو گئے ڈیڑھ ہزار آدمیوں کو بے خانمان ہونا پڑا۔ پانچ آدمی سخت جھلس گئے اور دو لاشیں ایسی برآمد ہوئیں جو جل کر کباب ہو گئی تھیں۔ (ربنا قنا عذاب النار)

ناگپور میں ایک نیا وبائی مرض نمودار ہوا ہے اور اب تک کئی بنگالی اس کا شکار ہو چکے ہیں پہلے ٹانگیں سوج جاتی ہیں پھر ابتدا میں ہلکا بخار شروع ہو کر آخر میں سخت شدت تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور ساتھ ہی زکام اور کھانسی بھی شروع ہو جاتی ہے سانس تنگی سے آنے لگتی ہے اور آخر میں دل کی حرکت بند ہو کر مریض راہی ملک عدم ہوتا ہے یہ بھی سنا ہے کہ جو لوگ وہاں سے بھاگ گئے ہیں اس مرض کے دستبرد سے محفوظ رہے ہیں (آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟ خدا تعالیٰ کی باتیں ٹل نہیں سکتی ہیں کیا یہ الہام پر صحیح ہوا یا نہیں کہ (ایڈیٹر)

بابو کیشب چندر سین مشہور برہمو مصلح کے بیٹے نے چند ہفتہ ہوئے انتقال کیا تھا ۲۸ دسمبر کو ان کی والدہ بھی جو اپنی قوم میں نہایت عزت و احترام کی نظر سے دیکھی جاتی تھیں بمقام کلکتہ ۸۰ برس کی عمر میں راہی ملک بقا ہوئیں وفات کے وقت ان کی اولاد میں سے ۷۵ آدمی ان کے پاس موجود تھے۔

اعلان ہوا ہے کہ مرض طاعون کے نمودار ہونے کی وجہ سے جدہ کو وبا آلود بندرگاہ قرار دیا گیا ہے۔

روٹر کی ایجنسی خبر دیتی ہے کہ ۲۶ دسمبر کو مکہ معظمہ میں ہیضہ کی ایک مہلک واردات ہوئی متوفیہ ایک حبشن تھی۔

ساحل چیالگانگ پر جوٹ میں آگ لگی کئی ہزار گٹھے جل گئے تین ہزار چائے کے بکس بھی تھے ۷ لاکھ کا نقصان ہوا۔

۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء کو ۴ بجکر ۸ منٹ کو نوشہرہ اور پشاور میں دو خفیف حرکت زلزلہ کی ہوئی۔ یہاں قادیان میں بھی یہ زلزلہ محسوس ہوا اور راولپنڈی میں شاید جھٹکا تھا۔

۲۳ دسمبر کی صبح کو دارجیلنگ میں ایک خفیف زلزلہ چند سیکنڈ رہا۔

ہولناک ریلوے تصادم

پیسہ اخبار لکھتا ہے کہ ۱۹۰۸ء کا آغاز ملک ہند خصوصاً صوبہ پنجاب میں عرصہ دراز تک اُس نہایت ہولناک ریلوے تصادم کے باعث یادگار رہے گا۔ جس کے شدید اتلاف

جان کی نظیر نہ صرف اس ملک بلکہ دیگر حوادث میں بہت ہی کم ملتی ہے۔ یہ المناک تصادم بڑے دن کو پانچ بجے صبح کے قریب لدھووال اور لودیانہ اسٹیشنوں کے درمیان نارتھ ویسٹرن ریلوے کی دو پسنجر ٹرینوں میں واقع ہوا۔ جن میں سے ایک لاہور سے بجانب غازی آباد جا رہی تھی اور دوسری ہردوار کی طرف سے پنجاب کو آ رہی تھی۔ لاہور سے جانے والی ٹرین میں بہت سے طلباء اور زیادہ تر سرکاری خصوصاً ریلوے کے ملازمین تھے۔ جو بڑے دن کی تعطیل کا زمانہ اپنے گھروں پر گزارنے کی خوشگوار اُمیدیں دلوں میں لئے جا رہے تھے۔ چونکہ ابھی آفتاب برآمد نہ ہوا تھا۔ اس لئے دونوں ٹرینوں کے مسافروں کا بڑا حصہ خواب راحت میں تھا کہ یکایک اُن کی آنکھ ایک نہایت سخت اور زبردست جھٹکے سے۔ جو بوجہ دو گاڑیوں کی ٹکر کے لگا تھا کھلی اور اُنھوں نے خود کو ایک ایسی خطرناک حالت میں گرفتار پایا کہ خدا دشمن سے دشمن کو بھی اس میں مبتلا نہ کرے۔ اگر مسافر بیدار و ہوشیار ہوتے۔ تو شاید اپنے بچاؤ کی کچھ فکر کرتے۔ مگر گہری نیند سے چونکنے پر اُن کے حواس برجانہ ہوئے اور بیسیوں بدنصیبوں کی حیرت بھی ہنوز رفع نہ ہونے پائی تھی کہ وہ یوں ہی پس پا کر رہ گئے۔ الامان الحفیظ۔ اخبار مارننگ پوسٹ دہلی نقصان جان کا اندازہ ڈھائی سو تک لگاتا ہے۔ جس میں ۱۶ یا ۱۷ یورپین بھی شامل تھے۔ ایک انجن کا ڈرائیور اور دونوں انجنوں کے فائرمین بھی ہلاک ہو گئے۔ البتہ ایک ڈرائیور نے انجن سے کود کر اپنی جان بچالی۔ خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

دُنیائے اسلام کی خبریں

مدینہ منورہ میں برقی روشنی کا انتظام ہو گیا ہے اور مسجد نبوی برقی لمپوں سے بقعہ نور بن گئی ہے تمام شہر کو بھی عنقریب برقی روشنی سے منور کرنے کا انتظام ہو رہا ہے۔

سردار نصر اللہ خان نے امسال حج بیت اللہ کا ارادہ فسخ کر دیا ہے۔

اوڈھروال ضلع جہلم کے گوردوارہ کے جلانے کے الزام میں جن مسلمانوں پر مقدمہ چل رہا تھا وہ سب بے قصور ثابت ہوئے۔

المؤید مصر کا نامور یومیہ جریدہ مصر میں ”نئے سیاح“ کا (؟) دورہ کے عنوان دیگر لکھتا ہے اس سال نئے یورپین سیاحوں میں جو مصر کو آنے والے ہیں ایک صاحب پروفیسر ڈانلڈ ہیں یہ صاحب امریکہ کے مشہور کالج ہرٹفورڈ میں شامی زبانوں کے پروفیسر ہیں اور انھوں نے اسلام کے متعلق بہت سی قابل قدر کتابیں لکھی ہیں اس وقت بھی پروفیسر ممدوح بہت سے کار آمد مضمون اسلامی تمدن۔ اور دینیات اور فلسفہ الہیات کے متعلق اسلامی دائرۃ المعارف کے لئے لکھ رہے ہیں یہ صاحب موسم سرما قاہرہ میں بسر کرینگے۔

(ایڈیٹر۔ اسلامی انسائیکلوپیڈیا یورپین لوگوں کے قلم سے مرتب ہو رہی ہے کیا مسلمانوں کے لئے یہ امر باعث شرم نہیں حمایت اسلام اور حمیت ملت کے مدعی حمایت اسلام ہیں ہوں یا ندوہ میں ذرا غور کریں)

تیراہ کے شیعہ سُنیوں میں پھر نزاع شروع ہو گیا ہے حال میں ایک جنگ بھی ہوئی ہے۔ افسوس

جس دین نے دل آکے تھے غیروں کے ملائے
اس دین میں بھائی سے اب بھائی جدا ہے

بہت سے افغان جن میں سے اکثر سردار ایوب خان کے رفقا میں سے ہیں کابل کو جا رہے ہیں۔

کراچی کے اجلاس تعلیمی کانفرنس میں یہ بھی پاس ہوا کہ وہاں مسلمانوں کے لئے ایک یتیم خانہ بھی قائم کریں گے

کانگریس کے پنڈال میں جوت پیزار

ہندوستان کی سرگرم ملکی مجلس کانگریس کے پنڈال میں امسال جو جوت پیزار ہوئی اس کا نظارہ ان لوگوں کے لئے قابل دید ہے جو ایسی تحریکوں کو ملک اور قوم کے لئے مفید یقین کیا کرتے ہیں اس جوت پیزار کی بنیاد دراصل پچھلے ہی سال سے پڑ چکی تھی مگر امسال تو وہ نمونہ دکھایا گیا جو اعلیٰ تہذیب کے چہرہ پر شرمناک داغ ہے۔ اس جلسہ کے حالات ایک کانگریس کے ہمدرد نے جو کچھ لکھے ہیں وہ ناظرین الحکم کے لئے ضرور دلچسپی کا موجب ہونگے اور اس سے انہیں اندازہ ہو سکے گا کہ مذہب سے بے جا کر انسان کس طرح خود غرضیوں کا شکار ہوتا ہے۔

۲۶ دسمبر کانگریس کے افتتاح کا دن تھا ۲½ بجے اجلاس شروع ہوا۔ حسب معمول اول چیرمین استقبالیہ کمیٹی نے اپنا خیر مقدم کا ایڈریس پڑھا اور جب دیوان بہادر امبالال سیکرلال (احمد آباد) اور نریبل ڈاکٹر راش بہاری گوش کے باضابطہ پریزیڈنٹ مجلس کے انتخاب کی تجویز کے لئے کھڑے ہوئے اُنھوں نے مختصر تقریر کے بعد ڈاکٹر گھوش کا نام ہی لیا تھا کہ انتہا پسندوں نے نہیں نہیں کے نعرے بلند کئے اور پنڈال کو سر پر اٹھا لیا اس شور و غل کو مٹانے کیلئے سرِندر و بابو اٹھے اُنھوں نے اپنے زور فصاحت سے اُن کو خاموش کرانا چاہا مگر جب ان کی کسی نے نہ سُنی تو مجبور اً بیٹھنا پڑا۔ اور چیرمین کو جلسہ ختم کرنا پڑا۔ دوسرے دن پھر اسی وقت اسی مقام سے کارروائی شروع ہوئی۔ سرِندرو بابو کی تائیدی تقریر کے بعد ہی ڈاکٹر راش بہاری گھوش کے پریسیڈنٹ منتخب ہونے کا اعلان چیرمین نے کیا اور ڈاکٹر راش بہاری نے اپنا ایڈریس پڑھنا شروع ہی کیا تھا کہ انتہا پسندوں کے لیڈر مسٹر تلک وہ کر پلیٹ فارم پر آئے اور اُنھوں نے ان کی تقریر کے خلاف اپنا لیکچر شروع کر دیا ہر چند ان کے خلاف آوازیں اُٹھیں اور مسٹر بنرجی۔ سر فیروز شاہ مہتہ مسٹر رودر فورڈ اور پنڈت مدن موہن مالوی نے ان کو سمجھا کر اس حرکت سے باز رکھنا چاہا مگر انہوں نے ایک نہ سُنی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ

پنڈال دنگل گاہ بن گیا

مسٹر تلک کو پلیٹ فارم سے اُتارنے کے لئے اول والنٹیر آگے ہوئے جن کو دیکھکر انتہا پسندوں نے بھی حملہ کر دیا پہلے زبانی لعن طعن ہو کر ازاں بعد اچھا خاصہ ہنگامہ برپا ہو گیا۔ سرِندرو بابو اور ڈاکٹر گھوش پر کرسی اور جوتا پھینکا گیا۔ یہاں تک نوبت پہنچنے پر آخر مجبوراً انتظام کے لئے پولیس کو ہاں اس پولیس کو جس کی بُرائی مسٹر گوکھلے نے کھلم کھلا کی تھی بلانی پڑی اور اُس نے آکر ان سوراجیہ کے خواہشمندوں کو پنڈال سے باہر نکال کر اپنا قبضہ امن کی خاطر اسیر کر لیا۔

یہ نظارہ ایسا شرمناک اور خطرناک تھا کہ اس کے تفصیلی حالات کی زیادہ ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ اور اب مختصر طور پر یہ کہدینا کافی ہے کہ اس تقریب پر یہ ملکی خیر خواہوں کا مجمع دو ٹکڑے ہو گیا اور دونوں کے اغراض جدا جدا قرار پائے ایک کا نام اعتدال پسند اور دوسرے کا نام نیشنلسٹ رکھا گیا۔ اگر اصلاح اسی طرح ہوا کرتی ہے تو اس سے بڑھکر شاید اور کوئی دشمن ملک اور قوم کے سانحہ نہیں ہو سکتی یہ نتیجہ ہے ملکی بلند پروازیوں کا اللہ رحم کرے۔

صوبجات متحدہ کی دردناک حالت

نہایت افسوس ہے کہ صوبجات متحدہ کی حالت آئے دن قحط کی ڈراونی صورت سے۔ افسوسناک ہوتی جاتی ہے۔ ہزارہا شرفا۔ اس وقت مُصیبت میں گرفتار ہیں۔ قحط زدگان نے۔ مرتا کیا نہ کرتا پر عمل کر کے روٹی کے لئے مرنے اور مارنے تک کمر باندھ لی ہے امدادی کام میں آدمیوں کی ضلعوار تعداد یہ ہے۔ گونڈہ ۹۳۹۰۵۔ بہرائچ ۲۹۱۱۔ بنارس ۲۲۲۱۔ انہیں اضلاع میں خیراتی امداد پانے والے بھی ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ نرخ غلہ برابر گراں ہوتا جاتا ہے پنجاب سے امداد جاری ہے۔ مگر اس طرح پنجاب کی حالت بھی معرض زوال میں ہے۔ اللہ ہی بیلی ہے۔

ہندوستان کی صوفی دنیا کا منظر

اخبار وکیل میں عبداللہ بن مسلم کا نام دیکر ایک باخبر مسلمان نے ہندو پنجاب کے مشایخ اور گدی نشینوں کی حالت کا ایک نقشہ کہینچا ہے۔ جو اس قابل ہے۔ کہ الحکم کے پڑہنے والے اسے ضرور پڑہیں۔ اس سے انہیں معلوم ہوگا۔ کہ جب ان لوگوں کی جو

قوم کا دل اور خود صاحبدل کہلاتے

ہیں۔ یہ حالت ہے تو

تا بہ دیگران چہ رسید۔

مسلمانوں کی اندرونی حالت کا ایسا نقیم ہونا صاف طور پر بتاتا ہے کہ مردے از غیب برون آید و کارے بکند

اور جیسا کہ راقم مضمون خود اپنے مضمون کو ختم کرتے وقت کشتی امت کے نگہبان کے حضور فریاد کرتا ہے۔ فی الحقیقت اس وقت ایک **نوح** کی حاجت ہے۔ مگر افسوس ہے اہل کشتی پر کہ **نوح** تو آیا۔ اور اپنے وقت پر آیا مگر ناقدر شناس اور کفران نعمت کرنے والوں نے اسے **کاذب** اور **دجال** کہا بہر حال اس بحث کو چہوڑ کر حالت مشایخ کو دیکھنے کے لئے آؤ درد مند دل سے کر ذرا اس غمنامہ کو دیکہیں جو عبداللہ بن مسلم لکھتا ہے۔ فی الحقیقت یہ سخت شرم کا مقام ہے۔ کہ وہ لوگ جو قوم کی روحانی حالت کی اصلاح کے ذمہ وار تھے۔ خود واجب الرحم حالت میں ہوں عبداللہ بن مسلم نے پیر گولڑوی اور گدی نشین سیال کی تعریف کی ہے۔ مجہے اس سے بحث نہیں مگر کم از کم ان بزرگوں کے ان کارناموں کو بتانا چاہیئے تہا۔ جو انہوں نے خدمت اسلام میں کئے ہیں۔ ایڈیٹر الحکم کو گولڑہ جا کر پیر صاحب کے **حجرہ** اور اس کے **متعلقہ کارخانہ** کا بڑے غور اور بصیرت کے ساتھ دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ وہ اس وقت ضرورت نہیں سمجھتا۔ کہ اس پر ریویو کرے عام طور پر وہ یہ لکھنے کی جرأت کرتا ہے کہ ان میں سے ایک بھی نہیں جو **اسلام کے میدان کا مرد ہو** اور گولہ باری میں جو اسلام پر ہو رہی ہے **سینہ سپر** ہو کر اس کی حفاظت کے لئے میدان میں نکل ہل من مبارز کہکر مخالفوں کو **اسلام کی حقیقت و حقانیت** کے علمی اور عملی ثبوت کا چیلنج کرے۔ یہ فخر صرف اسی ایک وجود کو ہے جو اس شب تار میں **چودہوین کا چاند ہو کر اترا ہے۔**

اور وہ وہی ہے جو مسیح موعود کے نام سے پکارا جاتا ہے اب آؤ اس **منظر** کو ایک نظر دیکھ لیں۔ ایڈیٹر

غم نامہ

جناب ایڈیٹر صاحب! یہ غم نامہ ان مسلمانوں کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے جن کا مضمون ردِ سخت ضرورت ۔۔ کے عنوان سے دیکیں

وہیسہ اخبار میں شایع ہوا ہے جس میں ... کچرے مسلمانوں کے ہندو ہونے پر علمار و مشایخ کو توجہ و غیرت دلائی گئی ہے۔ مسلمان صاحب کی حقانیت سے دل پر ایسی چوٹ لگی کہ بے اختیار یہ غم نامہ مسلمانوں کی آگاہی کے لئے قلمزد کیا گیا۔ اس سے غرض یہ ہے کہ مشایخ علمار کی بیکاری ظاہر کر کے جدید تعلیم یافتہ لوگوں کو حمایت دین و اشاعت اسلام کے لئے آمادہ کیا جاوے۔ ہندوؤں میں بھی جو پرانے طریق کے ساد ہو اور فقیر ہیں۔ بیکار محض ہیں۔ کام کرنے والے اور ہندو قومیت کو مذہبی انداز سے جمانے والے۔ عموماً وہ بی۔ اے۔ ایم۔ اے ہیں جنہوں نے رنگین کپڑے پہن لئے ہیں۔ اور اپنے وجود کو فقیری لباس میں ملک وملت پر قربان کر دیا ہے۔ پس ہماری خواہش ہے کہ اس نامہ کے ذریعہ سے اپنے نوجوان جدید تعلیم والوں کو دینی قربانی کے لئے بلائیں۔ بوڑہے باپوں اور بوڑہی ماؤں سے کہیں کہ اپنی اولاد کو دین کے نام پر فدا کرو۔ جس کے چار بچے ہوں۔ وہ ایک قوم و مذہب پر نثار کرے۔

تم سچ کہتے ہو۔ کہ اسلام کی اشاعت زیادہ تر صوفی مشایخ کے ذریعے سے ہوئی۔ ہندوستان میں سب سے زیادہ اسلامی فیض پہیلانے والے حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہیں۔ جن کی روحانیت و حقانیت کا جہنڈا سب سے پہلے ہندوستان میں آیا۔ مگر آج ان کی اولاد کو دیکہو۔ کہ اپنے جد بزرگوار کے فرائض سے کوسوں دور ہے۔ بلکہ برعکس اعمال ظاہر کرتی ہے۔

اولاد دو قسم کی ہوتی ہے جسمانی و روحانی جسمانی اولاد کا یہ عالم ہے کہ سجادہ نشین صاحب کو شاید یہ خبر نہو گی کہ ہمارے دادا وضو کیونکر کرتے تھے؟ اشغال خاص کا تو کیا ذکر؟ بیچارے رات دن تین گاؤں کی آمدنی جلدی سے خرچ کر ڈالنے کی فکر میں مصروف رہتے ہیں۔ اگر ان کو کم سے کم صرف فقراء مشایخ کی حالت درست کرنی آتی۔ تو بہت مفید کام کر سکتے تھے۔ اب رہے متولی صاحب اور خدام۔ وہ سب سے نور علی نور ہیں۔ متولی صاحب کی خانگی پیچیدگیاں اور خدام کی ذاتی خواہشیں اس حد تک ناگوار ہو گئی ہیں۔ کہ ہندو مینجر مقرر کیا گیا ہے۔ سابق مینجر سید نثار احمد البتہ کچھ کام کرنے والا آدمی نظر آتا تہا۔ مگر بیچارہ چند ناگفتہ بہ تغیرات سے خانہ نشین ہو گیا۔

یہ وہ خانقاہ ہے جو کعبہ ہند کہی جاتی ہے اور جو لاکہوں مسلمانوں اور ہندوؤں کا مرکز ہے۔ مگر چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔ یہ تو جسمانی اولاد کا حال ہوا۔ روحانی اولاد کو لیجئے! حضرت خواجہ کے جانشین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلوی ہوے ان کی درگاہ پر جائیے اور خدام کی حالت ملاحظہ فرمائیے کون کہہ سکتا ہے کہ اس بزرگ کے خادم ہیں۔ جو صبر و توکل میں اعلیٰ درجہ رکہتے ہیں۔ ممکن نہیں کہ کوئی زائر صحیح و سالم زیارت کر سکے۔ خواجہ قطب صاحب کے جانشین حضرت بابا فریدالدین

... کچھ ہے مگر اس لئے نہیں کہ مسلمانوں یا فقرار کی دینی یا دنیاوی ضرورتوں میں کام آئے۔ بلکہ غالباً اس لئے وقف کی گئی ہے۔ کہ سجادہ نشین صاحب بہت سے گہوڑے پالیں۔ بندوقیں خریدیں غریب جانوروں کا روزمرہ شکار کریں۔ حضرت بابا صاحب تو جنگل کی گہاس پر گذارہ کرتے تہے اولاد جنگل کے پیارے پیارے جانوروں کو فنا کر کے دل بہلاتی ہے۔ بابا صاحب کے تین خلیفہ بڑے مشہور ہوے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی حضرت قطب جمال الدین ہانسوی حضرت علاؤالدین احمد صابر کلیری۔

اول بزرگ کی درگاہ پر جائیے۔ پس وہی عالم تبرک فروشی نظر آئے گا۔ میاں حسن نظامی نے کچھ پڑھ لکھ لیا ہے۔ تو وہ رات دن علی گڈہ پارٹی میں مستغرق ہیں۔ جو کام ان کے کرنیکا تہا۔ اس سے کوسوں دور ہے۔

دوسری درگاہ ہانسی میں ہے۔ سجادہ نشین عبدالحلیم صاحب سب جاگیر ہندوؤں کو عنایت فرما چکے۔ اب بیچارے خود حیران پریشان ہے۔ مسلمانوں کی کیا خاک خدمت کرینگے۔

تیسرے صابر صاحب ہیں ان کے جانشین دنیا جہان سے نرالی طبیعت رکہتے ہیں۔ اپنے ماتحت مشایخ پر اگر اثر ڈالنا چاہتے ہیں۔ تو یہ کہ سب ہمارے نذر گذار بنجائیں۔ اور بس۔ اتنے عظیم الشان فرض کی تکمیل میں مجبور ہیں۔ کہ اسلامی خدمت کی فرصت نہیں ملتی۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے نظامیہ سلسلہ کو آخر تک دیکھ جائیے۔ اسوقت اتنی گدیاں پنجاب میں ہی ہیں جو بہت مشہور ہیں مہاران علاقہ بہاولپور تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان چاچڑان علاقہ بہاولپور۔ گولڑہ ضلع راولپنڈی۔ سیال ضلع شاہپور۔

تونسہ کا یہ عالم ہے کہ چچا بھتیجے میں صرف اسی بات پر لڑائی ہے۔ کہ مصلے پر کون بیٹھے۔ اور نماز پہلے کون پڑہے کچہریاں گرمائی جاتی ہیں! درحضور قدوۃ السالکین مولانا شاہ ... ڈپٹی کمشنر صاحب اور کمشنر صاحب اور لفٹننٹ گورنر صاحب سے داد طلب کی جاتی ہے۔ اگر ان آستانوں سے کچھ فیوض ملا تو عجب نہیں۔ کہ مسلمانوں کو بھی کچھ دیا جاوے۔ چاچڑان میں ایک لاکھ کی جاگیر ہے۔ اور محمد بخش صاحب سجادہ نشین ہیں۔ یاد الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں۔ سنا ہے۔ سولہ آدمی کہانیاں کہنے پر نوکر ہیں۔ اس پر بھی کمبخت رات کاٹے نہیں کٹتی۔ پیاری صورت کا قوال زادہ حسین خزانہ کا داتا ہے۔ اس کو موج آگئی تو شاید مسلمانوں کا بیڑا پار ہو جائے۔

مہاران کے صاحب سجادہ محمد یوسف البتہ بہت نیک ہیں۔

گولڑہ والے پیر مہر علی شاہ بہی بہت لایق بہت مفید اور بہت ہی کارآمد ہیں۔ گو ایک محدود دائرہ میں چلتے ہیں۔